REGISTRED L No. 89.

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

جلد ۳۰ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہی | ۷ اکتوبر سنہ ۱۹۱۰ | نمبر ۴۰

مفید کتابیں! مفید کتابیں!! مفید کتابیں!!!

ریفارم سیریز

۱- اصلاح تمدن ۵/
۲- اصلاح اخلاق ۴/
۳- اصلاح حفظان صحت ۱/
۴- اصلاح زراعت ۱۰/
۵- افلاس ہند اور اُس کی تردید ۱/
۶- صنعت اور دستکاری کی ترقی ۲/
۷- بچوں کی پرورش ۴/

یہہ کتابیں نہایت مفید اور دلچسپ ہیں چاہئے کہ ہر ایک گھر میں رکھی جاویں بلکہ ہر ایک اسکول کی لائبریری میں رکھی جاویں

اِسلامی سیریز

۱- اسلام میں مسیح ۱م/
۲- خدائے اسلام ۲/
۳- ینابیع القرآن ۳/
۴- الکفارہ م/
۵- بائبل یا قرآن ۱۰/
۶- مسیح ابن اللہ ۲/
۷- اثمار شیریں سہر
۸- میزان الحق سہر
۹- کشف القرآن ۶/
۱۰- الکنڈی ۱۲/
۱۱- عقائد اسلامیہ ۱۰/
۱۲- آئینہ قرآن ۶/
۱۳- دین اسلام ۱/
۱۴- ینابیع الاسلام ۸/

یہہ کتابیں خاصکر اس مقصد سے لکھی گئی ہیں کہ اہل اسلام کے ہاتھوں میں دلائی جاویں لیکن وہ ہر ایک مسیحی مبشر کے واسطے بہت ہی فائدہ مند ہیں +

ہندو سیریز

۱- ستیارتھ پرکاش درپن ۸/
۲- سمپردائے ۶/
۳- ویدوں کی تعلیم ۱۰/
۴- وشنو کے دس اوتار ۲/
۵- رشیوں کا آبائی وطن ۲/
۶- ویدوں کی ازلیت و ماہیت ۱ پائی
۷- آواگون یا آئندہ زندگی ۲/
۸- ویدوں کی قربانیاں ۳ پائی

۹- ویدک تصنیفات — ااعہ
۱۰- ویدوں کی دیوتا پرستی — ۳ پائی

چاہئے کہ ہر ایک مسیحی کارندہ ان کتابوں کو اپنے پاس رکھے اور اُن سے پوری واقفیت حاصل کرے +

خاصکر مسیحیوں کیلئے

۱- مسیح کی تعلیم - اردو — ۴ر ۸ر
۲- مسیح کی تعلیم - رومن — ۱۲ر
۳- مسیح کا نمونہ — ۸ر
۴- روح سے معمور زندگی — ۴ر
۵- طریق دعا — ۴ر
۶- بائبل کس طرح پڑھنی چاہئے — ۴ر
۷- روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات — ۴ر
۸- القاب مسیح — ۴ر
۹- اوراد سیرت المسیح — ۸ر
۱۰- راحت القلوب — ۲ر
۱۱- مسیح کے خاص دوست — ۸ر
۱۲- ہم کس طرح لوگوں کو مسیح کے پاس لاویں — ۴ر
۱۳- انجیل داؤد — ۲ر
۱۴- آپ کس درجے میں سفر کرتے ہیں — ۶ پائی
۱۵- خاندانی فرائض — ۸ر

ہم اپنے مسیحی بھائیوں سے منت کرتے ہیں کہ اس فہرست کی کتابوں کو غور سے ملاحظہ کیجئے اور اگر وہ آپ کے گھر میں نہیں ہیں تو ضرور انکو خریدئے اور اُن کا مطالعہ کیجئے خاصکر خاندانی فرائض کو اپنے گھر میں عزیز رکھیں +

تواریخ اور سوانح عمری

۱- بائبل کی تواریخ (ڈیلی) — عہ
۲- مسیح کی زندگی (سٹاکر) — ۱۲ر
۳- حیات پولس — ۴ر
۴- تاریخ مذہب — ۸ر
۵- تاریخ روم — ۸ر
۶- تاریخ مصر — ۸ر
۷- مرقع روس — ۸ر

۸- یروشلم کے آخری ایام — ۲ر
۹- سکندر اعظم — ۲ر
۱۰- یونانی تواریخ — ۶ر
۱۱- بشپ فرنچ کی سرگذشت — ۳ر
۱۲- بشپ پیٹرسن کی زندگی کے حالات — ۲ر
۱۳- چارلس - ایچ - سپرجن کی سوانح عمری — ۱ر
۱۴- ڈاکٹر جڈسن کی سوانح عمری — ۳ر

ہر ایک آدمی جو فرصت کیوقت ایسی کتابیں پڑھنی چاہتے ہیں جن سے عقلی اور قلبی فائدہ حاصل ہو سکتا ہیں مذکورہ بالا پڑھنے کی کوشش کریں +

دلکش کتابیں

۱- پاسٹر شی - ایک چینی پاسٹر — ۶ر
۲- مارکو پولو — ۸ر
۳- انگلستان کے خانگی حالات — ۶ر
۴- روشتہ الکبرا — ۶ر
۵- سیر ہند معہ تصویریں — عہ
۶- شہیدان کارتھج — ۱۲ر
۷- حالات جاپان — ۳ و ۸ر
۸- طلائی شمعدان — ۴ر
۹- رالفس کروسو — ۱۲ر
۱۰- طیطس رفیق صلیب — ۸ر
۱۱- رامپال سنگھ رومن — ۸ر
۱۲- رامپال سنگھ اردو — ۴ر
۱۳- تلاش حق اردو — ۴ر
۱۴- تلاش حق رومن — ۶ر
۱۵- شریف بیبیاں معہ تصویرات — ۶ر
۱۶- سورج پرکاش — ۴ر و ۱۲ر
۱۷- عزت بیشال — ۵ر و ۸ر
۱۸- چندر لیلا
۱۹- ابن حور — ۸ر
۲۰- زرین ملک کی تلاش — ۸ر
۲۱- شعاع نور - اول و دویم حصہ — ۵ر
۲۲- چھلمنی اور کرونا — ۴ر

۲۳- یوڈیاس اگاسٹے — ۱۲ر
۲۴- تارا کا حال — ۱۳ر
۲۵- شاہزادہ بن داؤد حصہ اول و دویم — عہ
۲۶- کلمیاں اور بابا — ۲ر
۲۷- فوز العظیم — ۲ر
۲۸- دولت لازوال — ۸ر

یہہ سب کتابیں خاصکر جوانمردوں اور عورتوں کے لئے لائق ناولوں کی طرح دلکش اور اُن کے مطالعہ سے عقلی اور قلبی فائدہ حاصل ہوتا ہے + خاندانی لائبریری کے لائق ہیں اور سنڈے سکول لائبریری کے لائق ہیں بلکہ ہر ایک سکول کی لائبریری کے لائق ہیں +

متفرقات

۱- معجزات مسیح — عہ
۲- واعظین از مسیحی تین جلدیں — عہ
۳- نجات کی تعلیم — ۱۲ر
۴- تنویر الذہن فی فصاحت القرآن — ۸ر
۵- اگسٹین کے اقرارات — عہ
۶- عیسائی مسافر تصویر دار — عہ
۷- راہ زندگی — ۱۲ر
۸- موازنہ مذاہب رومن — ۸ر
۹- گنجینہ اسلام " — ۸ر
۱۰- دین حق کی تحقیق — ۲ر
۱۱- کشف الحقائق — ۸ر
۱۲- خدا کی ہستی — ۱۲ر
۱۳- حقیقت مسیح — ۸ر
۱۴- حیات مسیح — ۱۲ر
۱۵- بائبل کا الہام — ۸ر و ۱۲ر
۱۶- گورنمنٹ انگلستان کی تاریخ و حکومت — ۸ر
۱۷- راہ نجات — ۴ر
۱۸- عہد جدید — ۸ر
۱۹- ایک چینی سیاح کا سفرنامہ — ۴ر
۲۰- مشاہیر عالم — ۴ر
۲۱- ہند میں قومیت — ۱ر
۲۲- دو سوال - ناستک تعلیم کا رد از روئے فلاسفی — ۳ر
۲۳- شادی کی بابت — ۱ر
۲۴- تاریخ طاعون — ۶ پائی

یہہ کتابیں منیجر کرسچن بک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی - پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نور افشان

لودیانہ - جمعہ - ۷ اکتوبر ۱۹۱۰ء

فہرست مضامین

اخبار کی بہار

مشہور سینٹ کیتھیڈرل میں معمولی طور سے ۰۰ ۲ آدمی سما سکتے ہیں اور کسی تہوار کے موقعہ پر ۰۰۰ ۳ ہے ۰۰۰ لیکن کسی بڑے بھاری موقعہ پر اس میں ۰۰۰ ۲۷ آدمی بیٹھ جاتے ہیں۔ جسکے لئے عارضی گیلریں بنائی جاتی ہیں۔

لیبنان میں پاگل لوگوں کے لئے ایک شفا خانہ ہے۔ گذرے سال اس میں ۱۰۰ پاگل تھے۔ جن میں سے ۴۲ خارج ہو گئے اور ۱۷ فوت ہو گئے۔ تمام پاگل عبادتوں میں شریک کئے جاتے ہیں۔

چین میں سنگھائی کانفرنس فراہم ہوئی جس کا نیم صدی کا جلسہ بڑی دہوم دھام سے منایا گیا۔ اور اتحاد کا مضمون ضروری تھا جس کا بڑا اچھا چرچا ہوا۔ امید ہے کہ اتحاد قائم ہو گا۔

شہر بنارس کی کلیسیا نے قابل تعریف کام کیا ہے کہ انہوں نے سیلف سپورٹ ہو کر اپنے لئے مسٹر اے۔ سی۔ مکرجی صاحب سابق ہیڈ ماسٹر اسکول کو اپنا پاسٹر چن لیا ہے جو عرصہ ایک سال سے آنریری طور سے کام کرتے تھے۔ اور وکیل بھی چنے گئے ہیں۔ اور ایک سکرٹری اور ایک خزانچی بھی مقرر کئے گئے ہیں اور مشن سے اپنا تعلق قطع کر لیا ہے۔ اور مشنری صاحبان صرف بشارت کا کام کرینگے۔ اور کلیسیا اپنا بوجھ خود اٹھائیگی۔ کاشکہ ایسا ہی حال ہندوستان کے شہروں کی کلیسیاؤں کا ہو۔ اور وہ وقت ہم جلد دیکھیں جبکہ وہ سیلف سپورٹ ہو جائیں

ٹرانسوال گورنمنٹ ایڈمائنس میں اتوار کے روز بیگار(?) تعطیل کرنے کا حکم دیدیا ہے۔

ملکہ وکٹوریہ نے اپنی وصیت ۱۸۹۷ء میں کی تھی۔ یہ بڑی حفاظت سے سربمہر اور مقفل تھی۔ اسکی بابت سوا شاہ ایڈورڈ ہفتم مرحوم کے جو انکے اکیزیکیوٹروں میں سے ایک تھے کوئی نہ جانتا تھا

ٹرانسوال آبزرویٹری میں ایک دوربین لگائی جاویگی جس کی لمبائی ۲۵ فیٹ ہوگی۔ جو انگلستان میں ہے اس کی لمبائی ۷۰ فیٹ ہے۔

گذشتہ سال یونائیٹڈ کنگڈم میں ۱۲۲۱۳۲۵ اشخاص غیر ممالک سے داخل ہوئے اور ۳۷۸۰۴۷ دوسرے ممالک کو روانہ ہوئے۔ کیسی بڑی آمد و رفت ہے۔

ولایت کی ٹکسالوں میں گذرے سال ۱۸۰۰۰۰۰ پونڈ کے نئے ساورین بنائے گئے اور ۲۰۰۰۰۰ پونڈ کے نیم ساورین ڈہالے گئے۔

دنیا میں سب سے بڑا کروزر جہاز ایچ۔ ایم۔ ایس۔ لائن نامے ہے یہ ۷۰۰ فٹ لمبا اور ۸۸½ فٹ چوڑا ہے اس کے انجن کی طاقت ۷۰۰۰۰ گھوڑوں کی ہے۔

ہاتھرس سے راجہ مہندر پرتاپ سنگھ نے متھرا میں ایک مدرسہ کھولا اس کے لئے ۴ ہزار روپیہ سالانہ وقف فرمایا۔

بنگالہ کی پراونشل کانفرنس میں تقسیم بنگالہ کی مخالفت تازہ کی گئی اور کہا گیا کہ یہ ظلم کبھی فراموش نہ ہو گا۔

شکاگو کے احکام تعلیم نے چینیوں اور جاپانیوں کو وہاں کے یوروپین سکولوں میں داخلہ کی اجازت دیدی ہے۔

نواح شملہ میں اراضی زیر کاشت دو روپیہ فی ایکڑ کے حساب سے لی جاتی تھی۔ اب اس کے بجائے ۸ روپیہ فی ایکڑ مالیا قایم کیا گیا ہے۔ اس سے غرض یہ ہے کہ پہاڑی افیون ناجائز طور پر بوجہ ارزانی نرخ پنجاب میں لانے کی عادت بند ہو جاوے۔ اب پہاڑ اور پنجاب میں افیون کا نرخ یکساں ہو جائیگا۔

سال گذشتہ میں انکم ٹیکس پنجاب سے ۳۴ لاکھ ۳۹ ہزار وصول ہوا اس میں ۳۴½ ہزار کی بیشی ہے۔

خوشی کی خبر ہے کہ اب افیون کی آفت ملکوں سے مٹنے لگی ہے۔ چین سے اس کا ڈیرہ اٹھتا جاتا ہے اور اب پایہ تخت سیام میں افیون کے دو قمار خانے اور ۵۰۰ صفائی خانے حالمیں بند کئے گئے ہیں۔

معزول سلطان عبدالحمید قلعہ سلانیکہ سے گم ہو گئے معلوم نہیں کہ کہاں بھاگ گئے ہیں۔ یہ تحقیق ہے کہ وہ زندہ ہیں۔ مشہور ہے کہ عورتوں کے لباس میں نکل گئے طرح طرح کی افواہیں مشہور ہو رہی ہیں۔

ایڈیٹوریل نوٹس

مسیحی حق حقوق

نمبر ۷

دوسرا حق:- جبکہ گنہگار گناہ سے بری ہو چکا اور شریعت کی لعنت سے آزاد ہو گیا تو پھر وہ آزاد ہے۔ نہ صرف آزاد ہے۔ بلکہ اس کا حق اب اپنے آسمانی باپ کے ساتھ از سر نو تازہ ہو گیا ہے وہ جدائی اور مفارقت کا میدان جس میں وہ آوارہ اور سرگرداں تھا نام و نشاں سے مٹ گیا ہے۔ اور اب اس میں اور خدا میں میل ہو گیا ہے۔ ٹوٹا ہوا رشتہ از سر نو قائم ہو گیا ہے۔ دیدار الٰہی سے جو وہ محروم ہو چکا تھا اب قربت الٰہی کا شرف حاصل ہو گیا اور اب جدائی کی دیوار شق ہو گئی ہے اور بیچ کا پردہ پھٹ گیا ہے اب ناامیدی کے بدلے امید۔ جدائی کے بدلے ملاپ اور خوف کے بدلے محبت اور تمام نظارہ بالکل بدلکر حالت نہایت دلکش اور مرغوب ہو گئی ہے اور شیطان نے جو جو خرابیاں خدا اور انسان میں ہر دو کو باہم جدا کرنے میں ڈال دی تھیں۔ ایک قلم جاتی رہی ہیں اور معاملہ اب دگرگوں ہو گیا ہے۔ خدا کا سلوک انسان کے ساتھ اب گنہگار کے خوفناک نتیجوں کے لحاظ سے نہیں ہے۔ بلکہ ملاپ کے بھاری فعل نے جو داموں کے ادا کرنے سے وقوع میں آیا ہے۔ اور وہ دام بھی خدا کے بے داغ برہ کا بیش بہا خون تھا جو اس نے گنہگاروں کے لئے صلیب پر بہایا تھا۔ اس لئے اب عدل اور غضب اور بدلے وغیرہ کا خیال صاف ہو گیا ہے عدل کا تقاضہ پورا ہو چکا ہے اور رحم کا دروازہ کھلا ہے۔ اس لئے تمام حالت تبدیل ہے رحم فضل محبت میل۔ یگانگت اور خوشی کا سماں بندھ گیا ہے۔ آسمان پر خوشی ہے زمین پر سلامتی ہے آدمیوں کے لئے رضامندی ہے۔ میل ہے ملاپ ہے آہ! کیسا مبارک نظارہ ہے! پولوس رسول اسکا ذکر خط رومیوں کے ۵ باب میں بڑے زور کیساتھ کرتا ہے اور اس کے فائدوں کا بھی ذکر کرتا ہے کیا یہ کچھ کم حق ہے؟

نیوزیلینڈ کا ایک سرگرم مسیحی جو کہ بائبل مقدس کو بہت پیار کرتا اور ہمیشہ اپنے آسمانی باپ کے گھر کا مشتاق رہتا تھا۔ ایک دفعہ بطور سیاح لندن میں وارد ہوا۔ وہاں کے ایک نہایت متمول امیر رئیس آدمی نے اسکی دعوت کی اور لندن کی نہایت مشہور اور قیمتی عمارات کا ملاحظہ کروایا۔ لیکن وہ شریف آدمی یہ دیکھکر بہت حیران ہوا کہ سیاح نے کوئی بھی تعریف کا بیرہ ان فلک عمارات کے لئے اپنی زبان مبارک سے نہیں فرمایا۔ بلکہ لاپرواہی سے ان عمارات کو دیکھتا ہے آخر کار اس امیر آدمی نے اس کی توجہ اپنے نہایت بیش قیمت اسباب کی طرف مبذول کرائی جو کہ اس نے دنیا کے دور دور مقامات سے منگوایا تھا۔ اور وہ مکان دکھلایا جو کہ ان چیزوں سے خوب آراستہ کیا ہوا تھا سیاح نے ان سب چیزوں کو بڑی خاموشی کے ساتھ دیکھا نہ تو کوئی حیرت اس کے چہرے سے معلوم ہوئی اور نہ کسی قسم کی خوشی۔ بلکہ ان خوبصورت دیواروں کو دیکھکر جن پر نہایت عمدہ مینا کاری کا کام کیا ہوا تھا۔ ایک سرد آہ بھری اور بولا "میرے باپ کا گھر اس سے بہت زیادہ نفیس اور آرام دہ ہے"۔

امیر جو کہ اس سیاح کے باپ کے گھر سے واقف نہ تھا۔ حیران ہوا اور بولا وہ مکان تو بڑا گندہ ہے اس کے مقابل میں اس کا کیا ذکر سیاح نے نیا عہدنامہ یعنی انجیل مقدس اپنی جیب میں سے نکالکر وہ آیتیں اس امیر کو سنائیں۔ جن میں آسمانی مکانوں کا ذکر ہے اور تب کہنے لگا میرے باپ کا یہ گھر ہے جو اس مکان سے زیادہ عمدہ اور خوبصورت ہے۔

یہ جواب سنکر امیر لاجواب ہو گیا۔

افسوس کی بات ہے کہ دنیا کے لوگ نامی دولت اور جلد گذرنے والی چیزوں کے کس قدر شائق رہتے ہیں۔ وہ ان کی چمک اور آب کو دیکھکر خوش ہوتے ہیں مگر محمود غزنوی کی طرح حسرت کے ساتھ ایک نہ ایک دن ان سے جدا ہونا پڑتا ہے پھر کیا وجہ ہے کہ ہم ہمیشہ لازوال اور پایندہ چیزوں کی کیوں نہ تلاش کریں اور کیوں اپنا گھر آسمان میں نہ بناویں۔ کیوں اپنا خزانہ آسمان میں جمع نہ کریں۔ جہاں نہ زوال کا خطرہ نہ چور کا ڈر۔ نہ حسرت کو جگہ نہ ارمان کا گھر۔ بلکہ ہمیشہ کی خوشی اور ہمیشہ کی راحت حاصل ہوتی ہے۔

صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع کرنال نے صاحب کمشنر بہادر سپرنٹنڈنٹ قسمت دہلی کو اطلاع دی ہے کہ موضع گولا تحصیل کیتھل ضلع کرنال میں صوبہ نامی چمار کی عورت کے ہاں ۷ ستمبر کو چار بچے پیدا ہوئے۔ دو لڑکے دو لڑکیاں لیکن چاروں ایک دن زندہ رہ کر چل بسے۔ اور اپنی والدہ کو ساتھ لے گئے۔

شاید ناظرین سلطان محمد طاہر ایس پی جی مشن اسکول باندہ سے واقف ہونگے صاحب موصوف نے معصر الحق مطبوعہ ۷ ستمبر ۱۹۱۰ء کے اشاعت میں "میں مسلمان ہو گیا" کا دو کالم کا مضمون شائع کروایا ہے جس میں وہ مسیحی دین کے ترک کرنے اور قبول اسلام کے بارے میں ذیل کی عبارت تحریر فرماتے ہیں۔ بالفعل ناظرین کو میں زیادہ دردسر دینا نہیں چاہتا۔ صرف اطلاعاً یہ گذارش ہے کہ جن وجوہات کی بنا پر میں نے مذہب عیسوی قبول کر لیا تھا عرصہ دراز کی تحقیقات کے بعد ان وجوہات کے ضعف و ہیچ ہونے کے علاوہ حقانیت اسلام اور صداقت خیر الانام یوماً فیوماً منکشف ہوتی گئیں۔ جن کو میں نے آفتاب نصف النہار سمجھا تھا۔ اس کو کرمک شب تاب پایا۔ جس کو ہیرا خیال کیا تھا وہ شیشہ نکلا۔ اور جس کو مرہم سمجھا تھا زہر قاتل ثابت ہوا۔ چنانچہ باندہ سے دس یوم کی رخصت لیکر روانہ کانپور ہوا

اور پیر روز دوشنبہ ۱۲ ستمبر سنہ ۱۹۱۰ء مطابق ۷ رمضان المبارک مدرسہ علم الہیات کانپور میں کلمہ شہادت پڑھا - اور یقین کامل ہے کہ میرے اور متعلقین بھی جو بالفعل میرے ساتھ رہتے ہیں چند یوم کے بعد مشرف باسلام ہونگے۔

مندرجہ بالا بیان اپنے راست اور ناراست ہونیکا خود ایک باثبوت بیان ہے۔ واضح ہو کہ مولوی صاحب ایک محمدی کانورٹ تھے۔ جو بخوبی تحقیق اور تفتیش کر کے مسیحی ہوئے ہونگے اور اب جو وہ اپنی زبان سے اقرار کرتے ہیں کہ کوئی وجوہات ہیں جنکی بنا پر انہوں مذہب عیسوی کو خیرباد کہکر اسلام کو اختیار کیا تو ہماری دانست میں کوئی مدلل مذہبی بنا اور تحقیق نہیں بلکہ کوئی دوسری خاص وجہ ہوگی۔ جس پر انہوں نے مجبور ہو کر کسی دنیاوی سبب سے ایسا کیا اور اگر کوئی صداقت دینی اسلام میں دیکھی ہے تو اُن کو اس موقعہ پر نہایت ضروری اور لازمی تھا کہ اُسکو بخوبی واضح کر کے پبلک کو دکھلاتے تاکہ اُن کی دوسروں کے لئے نمونہ ہوتی۔ پرچا تک اُن کی تحریر معصر الحق میں جو چھپی ہوئی ہے۔ اس سے کوئی خاص وجہ قبول اسلام کی اُنہوں نے نہیں بتلائی اور آخری دین عیسوی کی مذمت کے کلمات تحریر کئے ہیں کہ وہ "گرمک شب تاب" ہے اور "شیشہ" اور "زہر قاتل" ہے۔ بغیر کافی دلائل کے بالکل باتوں کا جمع خرچ ہے ؎

برین عقل و دانش بباید گریست

لہذا ہم چاہتے ہیں کہ کوئی صاحب مولوی صاحب کے پورے واقعات لکھکر ہم کو بھیجے۔ جنکو ہم درج اخبار کرینگے - اور تب حقیقت اور اصل وجہ کا پتہ لگیگا - افسوس ہے کہ ایسے لوگ پہلے ہی کیوں ہونے سے پیشتر سوچ سمجھ کر تبدیل مذہب کریں تو اچھا ہو ورنہ ان پر یہ بات صادق آتی ہے

نکند مرد عاقل چنیں کاری کہ باز آید پشیمانی

کلانور (ضلع گورداسپور) میں ہوس ٹیکس لگانے کی منظوری گورنمنٹ نے عطا فرمائی ہے۔

دینی سوال وجواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

اقول - کوئی دلیل آپ کی ایسی نہیں نکلی کہ جس سے مسلمانوں کا جنگ وجدل کمال درست مانا جاوے اور نہ خود حفاظتی ثابت ہوئی بلکہ جنگ وجدل اور مار دھاڑ اور کشت وخون اور لوٹ کھسوٹ جو کچھ طرفین سے ہوا بالکل خلاف شرع اور اخلاق ہے اب آپ کو اختیار ہے کہ آپ اپنی باتوں کے نہ ماننے والے کو جیسے آپ چاہیں ناموں سے پکاریں یا معذور سمجھیں۔ کیونکہ اس میں آپ کا اختیار ہے پر انصاف دوسری چیز ہے۔

قولہ - حالانکہ ہمارے عیسائی معترضین کو یسوع مسیح کے حواریوں میں بھی ایسے بردبار اور راہ خدا میں جان قربان کرنے والے وجود نہیں مل سکتے۔

اقول - سریۃ ذات الرقاع کا ایک قصہ بیان کر کے جس پر آپ یہ حاشیہ چڑھاتے ہیں۔ عین آپ کی تواریخ کلیسیا سے ناواقفی کا اظہار ہے۔ جیسا کہ ہم آگے لکھ چکے ہیں کہ خداوند یسوع مسیح کے تمام حواری سوا ایک کے شہادت کا درجہ پا گئے۔ لیکن آپ یہ کیوں ماننے لگے ہیں۔ اور اس نے بغیر سمجھے اور سوچے حملہ کرنا تو آپ کا فرض ہے جو مجبور آپ کو کرنا پڑتا ہے۔ یہ دو مسلمان تو مقابلے کے لئے پہرے پر تھے۔ جنگ کا مقام تھا۔ میدان لڑائی سامنے تھا اور نہ معلوم اصل حقیقت کیا تھی۔ کیونکہ اس کے راوی مسلمان ہی ہیں اور مقابلے میں ہمیشہ کشت وخون ہوا کرتے ہیں۔ مگر یسوع مسیح کے شاگرد کسی پہرے اور جنگ پر نہیں گئے۔ بلکہ محض دین کے معاملے کے لئے شہید ہوئے۔ ایسی نظیر مسلمانوں میں مشکل سے کوئی ہوگی۔

قولہ ۹ - ترجمہ عربی۔ اے اللہ اگر تیرا فضل نہ ہوتا تو ہم راہ راست کو حاصل نہ کر سکتے اور نہ خیرات کر سکتے اور نہ نمازیں پڑھ سکتے (زرنے ہی اسلام کی طرف ہدایت کی ہے) پس اب مقابلہ کے وقت تو ہم پر سکینت نازل فرماوے اور ہمارے قدموں کو لڑائی میں مضبوط کر ان لوگوں نے ہم پر زیادتی کی اور جب کبھی انہوں نے جبر اور تلوار کے زور سے ہمیں اسلام سے پھیرنا چاہا تو ہم نے انکار کیا (صحیح بخاری)۔

اقول - ہمارے قدم لڑائی میں مضبوط کر یہ آنحضرت کی دعا ہے جسکو ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز فخر کے ساتھ پیش کرتے ہیں دشمنوں کی بربادی کی اور اُن کو نیست کرنے کی درخواست کی ہے اُسکے ساتھ خداوند یسوع مسیح کی آخری دعا کا مقابلہ کرو جس نے اپنے دشمنوں کے لئے حالانکہ وہ اُسکی جان لے رہے تھے معافی چاہی اسلئے کہ وہ نہیں جانتے تھے کہ کیا کرتے ہیں۔ راہ راست یہ ہے کہ دشمنوں کے لئے یہ دعا چاہنا۔

قولہ - مذکورہ بالا اشعار کا حوالہ میور (صاحب) نے بھی دیا ہے اور ان کے یہاں لکھنے سے میرا منشا صرف اس امر کا ظاہر کرنا ہے۔ کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان اشعار میں بھی اپنے تئیں مظلوم اور ستم رسیدہ ظاہر فرماتے ہیں۔ اور اپنے دشمنوں کو جابر اور زیادتی کرنے والے ٹھہراتے ہیں

اقول - کیوں نہ ہو کون ایسا نہیں کرتا یہ انسانی کمزوری ہو لیکن دشمنوں کو پیار کرنا دین حق کا نشان ہے اور مبارک ہے وہ شخص جو دشمنوں کو محبت کا نمونہ دیتا ہے۔ نہ کہ اوسکا بدلہ

قولہ - پانچویں مصرعہ سے صاف پتہ چلتا ہے کہ مخالفین نے ہی مسلمانوں سے مقابلہ کے لئے ابتدا کی تھی - اور انکی غرض بھی مسلمانوں کو راہ راست سے برگشتہ کرنے کی تھی۔

اقول - ایڈیٹر صاحب کو عرب کی تواریخ میں اور اسلام کی معرکہ آرائیوں میں ایک واقعہ بھی نہ ملا کہ وہ پیش کر سکتے اور ثبوت دیتے کہ جنگ کی ابتدا اور مقابلہ کا شروع مخالفوں ہی کی طرف سے تھا

باقی آئندہ

اقتباس

صرف مسیح کا ہونا

اتینی شہر (یونان) کے جوانوں میں جتنے لوگ صقراط کے شاگرد بن کے اُس کی تعلیم سنا کرتے تھے۔ اُن کا یہ دستور عام تھا کر بطور شکرانہ اُسکے پاس لاتے اور سونا روپیا اور زیور وغیرہ جو دینے والے کی دولت اور درجے کے لائق ہوتا تھا دیتے تھے۔

کسی روز صبح کو نذرانہ پیش ہونے کے بعد ایک جوان جواس قدر غریب تھا جو نذرانہ گذرانتے کے لئے اُس کے پاس کچھ نہیں تھا کیونکہ وہ مفلس اور تنگ حال تھا اپنے استاد کے پاس آکر اُسکے پاؤں کے پاس گرا اور کہا اے صقراط۔ میں اپنے کو آپ کے حوالے کرتا ہوں۔ ناظرین نے یہ سنکر اور دیکھکر کہ ہمارا ہم سبق اپنے استاد کو اپنا سب کچھ بخشتا ہے اُسکو شاباش دی۔

کیا مناسب اور ضروری نہیں کہ ہم بھی اسی طرح سے اپنے کو مسیح کے سپرد کریں۔ اور نہ صرف اپنے دلوں کی محبت سے بلکہ اپنے ہاتھوں کی خدمت اور عقل کی طاقت اور مال و جاہ ہاں اپنا سب کچھ بھی اُسکی بندگی میں مخصوص کریں۔

پولوس حواری کہتا ہے کہ تم اپنے نہیں ہو کیونکہ تم داموں سے خریدے گئے ہو پس تم اپنے تن سے اور اپنی روح سے جو خدا کے ہیں خدا کی بزرگی کرو۔ اگر ہم نے اسی طرح اپنے کو مخصوص نہ کیا ہو تو لازم ہے کہ ہر ایک مثل اس اتینی جوان کے اپنے بڑے استاد کے پاؤں کے پاس گر کے یہ کہیں کہ اے مسیحا میں آپکو تیرے سپرد کرتا ہوں۔

ایم ایم۔

مراسلات

ارکان ستہ

(۹) قرآن مجید فرماتا ہے۔ وتمت کلمت ربک صدقا وعدلا لا مبدل لکلماتہ پ۸ ع۱۴ تیرے رب کا کلام صدق اور عدالت کے ساتھ پورا ہو گیا اُسکے کلام کو کوئی بدلنے والا نہیں۔ یعنے شروع خلقت سے انبیاء علیہم السلام کی معرفت جو کلام الٰہی نازل ہوتا آتا تھا۔ اس قرآن سے اُس کی تکمیل ہو گئی۔ مگر کوئی کلام الٰہی مبدل یا منسوخ نہیں ہوا ہیں چونکہ قرآن کریم میں ناسخ و منسوخ آیات کا ماننا کسی آیت یا حدیث صحیح مرفوع سے قطعی طور پر ثابت نہیں ہوتا اور اسکے ماننے میں قرآن مجید لاریب فیہ۔ دین قیم۔ نور مبین۔ قول فصل حکمت بالغہ محفوظ اور کامل اور خدا کا کامل کلام نہیں رہتا بلکہ تمام کا تمام مشکوک تغیر پذیر۔ اندھیر۔ ناقابل اعتبار۔ کلام عوام۔ غیر محفوظ اور ناقص ٹھہرتا ہے۔ اسلئے ایسے مسئلے کو ہم نہیں مانتے ؎ صفحہ ۱۰۰-۱۰۱

جو بیان میں نے ابھی سنایا ہے یہ ایک ایسے شخص کا بیان ہے جسے مرزا قادیانی کی شاگردی کا فخر حاصل ہو چکا ہے اور صرف شاگردی کا نہیں بلکہ اُس کے کذاب ہونے کے گواہ کا رتبہ بھی رکھتا ہے آپکے مقابل تمام علمائے قرآن تو محکم و متشابہ کے اختلافات سے پیچ و تاب میں مبتلا ہیں اور آپ نے بیان بالا سے اُنکے پیچ و تاب اور بھی بڑھا دیئے اور ڈاکٹر صاحب مگر ان کے و عید میں مبتلا چھوڑ کر بلا مذکور سے رہائی پانے کے لئے خود کنارے ہو بیٹھے اور کہدیا کہ قرآن عربی میں ناسخ و منسوخ کے وجود کو ہم نہیں مانتے۔ ہر گاہ ناسخ و منسوخ کا وجود مانا جائے تو آپ فرماتے ہیں قرآن عربی ہرگز اعتبار و عمل کے لائق نہیں ہے پر علمائے قرآن تو ناسخ و منسوخ کو مان چکے ہیں اب حاضرین قرآن عربی کے حق میں جو چاہیں فیصلہ کریں۔ اور صرف علمائے قرآن نے ہی بلا مذکور کا اعتراف نہیں کیا بلکہ قرآن عربی کو خود اِس کا اقرار ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا لہٰذا بیان بالا میں قرآن عربی کے بے اعتبار ہونے پر ایک ایسے شخص کی رائے موجود ہے جسے قرآن عربی کے معتقد ہونیکا دعوےٰ بھی ہے۔

۳۔ پر ہم ڈاکٹر سے متفق نہ ہونگے۔

اگرچہ قرآن عربی کے متن کے تین حصے متشابہات کی کتاب کا متن ہیں اور اگرچہ کل متشابہات متروک العمل اور منسوخ ہیں ناسخ و منسوخ کلام علمائے قرآن کے بیان کے موافق قرآن عربی میں جمع ہے پر تو بھی ڈاکٹر صاحب کا فیصلہ کہ ایسے حال میں تمام قرآن عربی مشکوک اور نامعیر وغیرہ ہے ہمیں سخت معلوم ہوتا ہے اور ناسخ و منسوخ کا انکار تو آفتاب کو سیاہ یقین کرنے کے برابر ہے۔

اگر درست فیصلہ متن قرآن کا کیا جائے تو یہ ہوگا کہ ناسخ و منسوخ متشابہ کلام اور صریح منسوخ کلام پر ڈاکٹر موصوف کے فیصلے کو چسپاں کرنا چاہیے اور محکم کلام عربی کو اُس سخت فیصلے سے مستثنیٰ رکھنا چاہیے۔ اور باقی رہی یہ مشکل کہ کلام محکم و متشابہ کا ہمیں علم نہیں ہے سو اس مشکل کو ہم حل کر دیتے ہیں۔

حاضرین مجھے معاف فرماویں کہ میں ایک محال امر کے حل کرنے کے درپے ہوتا ہوں مجھے اس کی سخت ضرورت اسلئے محسوس ہوتی ہے کہ جیسے اہل القرآن عربی کے سمجھنے میں لاچار پائے گئے ہیں۔ ویسے ہی ہم بھی اُسکے سمجھنے میں لاچار ہیں اور اس لاعلمی سے ہی وہ بد نتائج پیدا ہو گئے ہیں جنکے دور کرنے میں ہم لوگ جو محمدی قوم میں انجیل شریف کی خدمت انجام دیتے ہیں رات دن کوشاں ہیں۔

حاضرین کو یاد ہے کہ یہ بات سچ نہیں ہے کہ قرآن عربی کے محکمات اور متشابہات کا پتہ نہیں لگ سکتا ہے جیسے کہ ڈاکٹر موصوف کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے۔

باقی آئندہ

ویدوں کی اصل

اگر وید کل علوم کا چشمہ ہے تو اس میں زمانوں کی تعداد کیوں نہیں بتائی گئی؟ پھر جگت تو محض ایک ہی دفعہ پیدا نہیں ہوا آپ کے خیال میں جگت بار بار پیدا و نیست ہوتا ہے۔ جب اس کے لئے سلسلہ مقرر ہے اور وید بھی اس سلسلہ سے باہر نہیں ہیں تو اس ہمارے مضمون کا ویدوں سے چھوٹ جانا سخت تعجب کی بات ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ سوامی جی نے جس غیر ویدک مذہب کی تردید کی۔ یہاں پر اسی غیر ویدک مذہب کی پناہ لی۔

کیا جگت اور ویدوں کی اُتپتی ایک ساتھ ہونا ممکن ہے؟

خیر۔ یہ ویدک مسئلہ ہو یا غیر ویدک ہو۔ دیکھنا چاہئے کہ اس مسئلے کو عقل تسلیم کرتی ہے یا نہیں۔ ہم یہاں پر مذکورہ بالا ہندسوں پر بحث نہیں کرینگے۔ جگت کی پیدائش میں کتنے برس گذر گئے یا کتنے منونتر ہو چکے۔ ان باتوں سے ہمارا کچھ واسطہ نہیں۔ اہل ہنود نے جگت کی عمر کی بابت جو کچھ خیال کیا ہے اگر اور بھی بڑھا کے لکھتے تو ان کو کوئی نہ روکتا کیونکہ ہندسوں اور صفروں کا ملانا ان کے اپنے ہی اختیار میں تھا۔

لیکن سوال یہ ہے کہ جگت اور ویدوں کی اُتپتی ایک ساتھ ہونا ممکن ہے یا نہیں؟ وید تو چار کتابیں ہیں۔ یا یوں کہو کہ وید تو بہت سے منتروں کے چار مجموعے ہیں۔ جب جگت کی اُتپتی ہوئی تو کیا عین اُسی وقت ان منتروں کی بھی اُتپتی ہوئی؟ سوامی جی نے تو ایسا ہی دعویٰ کیا۔

اگر یہ بات سچ ہو تو ویدوں میں جگت یا جگت کی چیزوں کا ذکر آنا نہیں چاہئے۔ کیونکہ وید اور جگت اکٹھے پیدا ہوئے۔ جگت اگر ویدوں سے پہلے پیدا ہوا ہوتا تو بے شک جگت یا جگت کی چیزوں کا ذکر ویدوں میں آ سکتا تھا۔

پر ویدوں میں جن رشیوں کا بیان ہے۔ وہ تو جگت ہی کے رہنے والے تھے۔ ویدوں میں جو بیشمار چیزوں کی مثالیں پائی جاتی ہیں وہ تو جگت ہی کی چیزیں ہیں ویدوں میں جو آریہ اور غیر آریہ قوموں کی لڑائیاں اور دیگر تواریخی واقعات کی طرف اشارہ ہے۔ سو جگت ہی میں واقعہ ہوئے۔ ویدوں میں جو گھر بار بال بچے کنبہ قبیلہ اور طرح طرح کی خاندانی اور جماعتی ریت و رسم وغیرہ کا بیان ہے۔ وہ بھی جگت سے باہر نہیں ہیں۔ اب آپ ہی انصاف کیجئے کہ وید جگت کے ساتھ پیدا ہوئے یا جگت کے بعد پیدا ہوئے؟

آپ کہیں گے کہ جس طرح عام ہنود یقین کرتے ہیں کہ رام کے پیدا ہونے سے ساٹھ ہزار برس پیشتر والمیکی نے رامائن تصنیف کیا اسی طرح ویدوں میں جو جگت یا جگت چیزوں یا واقعات کا ذکر ہے پیشین بینی سے لکھا گیا۔ چاہے ماضی۔ حال۔ مستقبل کسی صیغہ میں کیوں نہ ہوں۔

یہ بہت عمدہ جواب ہے۔ چھڑوانے گئے ویدوں کو پھنسا آئے والمیکی رامائن کو۔ اگر یہ بات قابل یقین ہو تو سوامی جی کے پیدا ہونے سے پیشتر ہی سوامی جی کا جیون چرتر تصنیف ہو چکا تھا یہ بات بھی کسی دن کوئی آدمی سنا سکتا ہے اور اسے بھی تسلیم کرنی پڑیگی

آپ کہیں گے کہ کیا پیشینگوئی کے طور پر واقعہ ہونے سے پیشتر کوئی بات لکھی نہ جا سکتی ہے؟

جواب۔ ہاں ہم بھی پیشینگوئی کے قائل ہیں۔ لیکن پیشینگوئی کا تعلق آئندہ زمانے سے ہے۔ زمانہ ماضی سے نہیں۔ ویدوں میں جو بیشمار موقعوں پر ویدک رشی زمانہ ماضی کی خاص خاص تاریخی واقعات کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ کیا آپ انکو پیشینگوئی کہیں گے؟

پھر ویدوں میں خالق کی تعریف میں کئی دفعہ مخلوق کا ذکر آتا ہے۔ اگر یہ خلقت کی پیدائش کے بعد پیدا نہیں ہوئے تو ویدوں میں مخلوق کا ذکر کس طرح آ گیا؟

پس سرشٹی کی آدی میں جگت اور وید دونوں ایک ہی وقت پیدا نہیں کئے گئے بلکہ سلسلے میں جگت وید سے پہلے موجود تھا۔

باقی آئندہ

وشوامتر

یہ سوچ کر اُس نے اپنے اکھاڑے کی ایک اپسرا میناک نامے کو بلایا اور کہا کہ تو وشوامتر کے پاس اپنی خوبصورتی جوانی خوش الحانی اور ناز و ادا سے اپنے پھندے میں لا اور اُسکی تپسیا بھنگ کر دے کہیں وہ اپنی تپسیا کے زور سے مجھے سورگ سے نہ نکالدے پہلے تو میناک نے عذر کیا کہ جس کی قدر سے اور زور سے یم۔ سوم مہرشی۔ سا وسشٹھ اور دو اگستیا رشی وغیرہ لرزاں اور ترساں ہیں تو بھلا میں اُسکے سامنے کیا چیز ہوں۔ مگر بعد میں بولی کہ خیر میں آپ کے کہنے سے اُسکے پاس جاؤنگی۔ لیکن تیری حفاظت کی طلبگار ہوں۔ جب میں رشی مذکور کے پاس پہنچوں تو مروت (دیوتا ریح) جمع (دیوتا) وہاں ہوا دیرے کپڑے اُڑا کے مجھے ننگا کر دے منمتھ (عشق کا دیوتا) اس کام میں میرا مددگار ہو۔ ہوا جنگل سے خوشبو اُڑا کر لائے اور رشی کو لبھا دے۔ یوں کہکر اور دیکھکر کہ تمام علاج سامان مہیا ہیں۔ میناک وشوامتر کی کٹیا کی طرف چلی اور وشوامتر کے پاس آ کر سلام کر کے اُس کے سامنے بیٹھ گئی اور کھیلنے اور ناز و ادا کرنے لگی۔ عین اُسی وقت مروت بھی آ پہونچا اور اُسکے کپڑے اُڑا لے۔ یہ دیکھکر میناک بے باکانہ طور پر کپڑے لینے کے لئے دوڑی اور اس طرح سے وشوامتر کو لبھانے اور اپنی جانب متوجہ کرنے لگی۔ رشی وشوامتر اُسکو اس حالت میں دیکھکر اور اُسکی خوبصورتی اور بے عیب بناوٹ اور اعضا دیکھکر اُس پر فریفتہ ہو گیا اور وشوامتر نے میناک کو اپنے پاس بلا لیا اور وہ اُسکے ساتھ رہنے اور خوب کلول کرنے لگا۔ اور آپس میں عیش کی زندگی بسر کرنے لگے۔ اور اسی حالت میں بہت برس گذر گئے اور یہ عرصہ اُنکو صرف ایسا معلوم ہوا کہ ایک ہی دن گذرا ہے ایک روز میناک ملینی ندی میں جو ہمالیہ پربت کی وادی میں واقعہ ہے نہانے گئی وہاں ہی اُسکے ایک لڑکی پیدا ہوئی وہ اُسکو اسی دریا کے کنارے چھوڑ کر چلی گئی۔ گدھوں نے آ کر لڑکی کی حفاظت کی۔

باقی آئندہ

کوٹ گڈھ ضلع شملہ میں ایک ہندو لڑکے سکھ نند کے مسیحی ہونے کا صحیح واقعہ

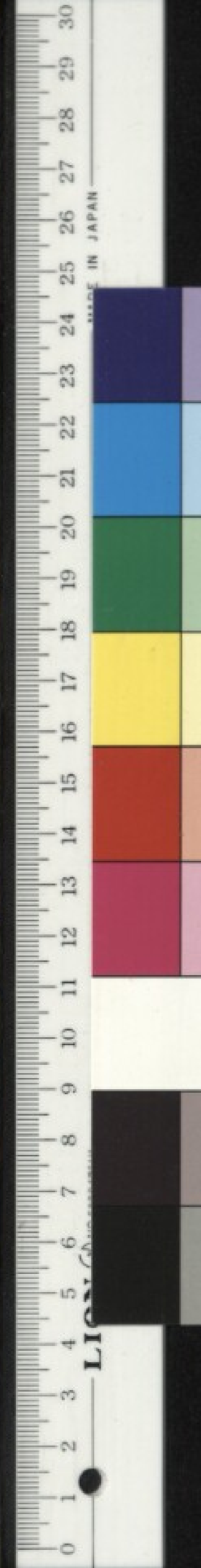
خورشید بھی اُس نور کا مظہر ہے قمر بھی۔
اے بے بصرو کچھ تمہیں آتا ہے نظر بھی۔

انگریزی سلطنت کی برکتوں میں مذہبی آزادی ایک ایسی برکت ہے جو ہندوستان کو کبھی کسی زمانہ میں نصیب نہ ہوئی۔ ویدوں کا زمانہ تو ایک تاریک زمانہ ہے اُس کا تو کسی کو پتہ نہیں۔ مگر بدھ ازم اور برہمن ازم کا زمانہ کسی سے بھولا نہیں۔ پھر اسلام کا تو کیا ہی کہنا ہے یہ برکت مسیحی برکتوں میں سے ایک ادنیٰ برکت ہے کہ ہر شخص مذہبی خیال کے واسطے آزاد ہے جو آج ہم کو نصیب ہے مگر افسوس ہمارا ملک کسی برکت کو جب تک لعنت نہ بنا لیوے کام میں نہیں لا سکتا جسکے دوسرے معنے یہ ہونگے کہ کسی برکت کے لائق ہی نہیں۔ یہ ہندو۔ آریہ۔ سکھ۔ مسلمان کسی کے تبدیل مذہب پر کیا اندھیر مچاتے ہیں۔ ایک دوسرے کی جان مارنے کے درپے ہو جاتے ہیں۔ گذشتہ سال گوجرانوالہ ایک سکھ کے مسلمان ہونے پر کیا واقعہ گذرا کوئی مسیحی ہو جاوے تو اور ہی غضب آ جاتا ہے لیکن ہم ان بزرگواروں سے پوچھتے ہیں کہ کیا کسی مسیحی کے ہندو یا آریا یا مسلمان ہونے پر مسیحی بھی شور مچاتے اور فساد و دنگہ کرتے ہیں آپ لوگ کیوں اس قدر شور و شر کرتے ہیں۔ کوٹ گڈھ کا ذرا سا واقعہ تھا جو اگست مہینے سے اخبارات میں گشت کرتا پھرتا تھا اور ان آریا اخبارات نے اس واقعات کو کس رنگ آمیزی سے بڑھا بڑھا کر شائع کیا ہے۔ مسیحی مشنریوں کے خلاف رولا مچایا ہے واقعہ کو کچہ کا کچہ بنا کر پبلک کو دکھایا۔ چونکہ صحیح واقعات اُسکے متعلق سب لوگوں کو معلوم نہیں ہے مسیحی مشنریوں کے خلاف ان آریہ اخبارات کے ذریعہ بدگمانی پھیلائی جا رہی ہے میں اس تمام واقعہ کو مفصل طور پر ماسٹر فتح مسیح (اسسٹنٹ سٹیفن کالج دہلی) کی زبانی تحریر کرتا ہوں تمام واقعات مسٹر فتح مسیح کے چشم دید ہیں۔ وہ نہ صرف اس ہنگامہ میں موجود تھے بلکہ مجروح ہوئے۔ خوب مار کھائی ہے۔ زخمی ہوئے ۲ ہفتہ ڈاکٹر کے زیر علاج رہے۔ اُنہوں نے مجھ سے اس طرح اس واقعہ کا بیان کیا ہے۔ اُنہی کی زبانی لکھتا ہوں۔

کوٹ گڈھ میں کم داس اور جیا رام دو بھائی رہتے ہیں۔ کم داس تو پٹواری ہے۔ اور جیا رام شملہ میں گورنمنٹ پریس میں کام کرتا ہے۔ کم داس نے ایک بیوہ عورت سے شادی کی ہوئی ہے جس کا پہلے خاوند سے ایک لڑکا سکھ نند ہے جو مشن سکول کوٹ گڈھ میں مسٹر سٹوک کے ہاں تعلیم پاتا ہے۔ اس جوان سکھ نند کی عمر جنم پتری کی رو سے ۱۸ سال ہے مگر اس کے والدین ۱۴ سال بتاتے ہیں سکھ نند نے اپنے مسیحی ہونے کا ارادہ مسٹر سٹوک پر ظاہر کیا۔ کرنال سے مسٹر جیکب ایک نفر کوٹ گڈھ میں پہونچے ہوئے تھے۔ جب اُنکو اس لڑکے کا ارادہ معلوم ہوا۔ تو مسٹر سٹوک کو اطلاع دیئے بغیر چپ چاپ سکھ نند کو کرنال اپنے والدین (دیسی سرکاری عہدہ دار) کے ہاں بھیج دیا۔ مگر مسٹر سٹوک کو مطلق خبر نہیں۔ جب سکھ نند کی ماں کو لڑکے کے گم ہونیکا حال معلوم ہوا تو وہ مسٹر سٹوک کے پاس آ کر رونے پیٹنے لگی کہ میرا لڑکا منگوا دو۔ یا مجھے خبر دو کہ کہاں ہے۔ اس بیچارے کو پتہ ہووے تو خبر دے۔ اُس نے سکھ نند کی ماں سے وعدہ کیا کہ جس وقت مجھے پتہ لگتا ہے میں اُس کو یہاں تمہارے پاس منگوا دونگا۔ آخر کسی نہ کسی طرح مسٹر سٹوک نے پتہ لگا لیا کہ لڑکا کرنال ہے۔ اور اس نے لڑکے کے والدین کو بتلایا۔ تب لڑکے کا سوتیلا باپ کرنال کو روانہ ہو گیا جب مسٹر جیکب کو اس بات کا پتہ لگا تو اس نے اپنے والدین کو تار دی کہ لڑکا کرنال میں رہنے نہ پاوے۔ اسکو کہیں روانہ کر دو۔ چنانچہ سکھ نند اپنے باپ کے وہاں پہونچنے سے پہلے ڈیرہ دون پہونچایا گیا۔ مگر کم داس کو اس کا پتہ نہیں۔ کم داس تو آریہ سماج میں پہونچا۔ آریوں نے کہا کہ تم کسی نہ کسی طرح راستی سے یا فریب سے اُسکو یہاں تک لے آؤ پھر ہم سنبھال لیں گے اور اُسکو شدھ کرینگے۔ اس کے بعد وہ وکیلوں کے پاس گیا۔ مگر جب لڑکے کی تلاش کی تو وہاں نہ پایا۔ اور یہ حال ہوا۔ جب مسٹر سٹوک کو پتہ لگا کہ لڑکا ڈیرہ دون میں پہونچایا گیا تو وہ مسٹر جیکب اور دوسرے بھائیوں کو اطلاع دے ڈیرہ دون جا پہونچے اور وہاں سے لڑکے سکھ نند کو ساتھ لیکر شملہ آ گئے۔ مسٹر سٹوک ایک عجیب آدمی ہے چار دن شملہ میں رہ کر جب اور مسیحی بھائیوں کے ساتھ جو کوٹ گڈھ کو جانے والے تھے جن میں سے ایک میں فتح مسیح بھی تھا۔ کوٹ گڈھ کو روانہ ہوئے۔ جب ہم ٹھیوگ میں پہونچے تو مسٹر سٹوک نے سکھ نند سے کہا کہ اپنی ماں کو خط لکھ دے کہ میں آ رہا ہوں۔ کوٹ گڈھ میں آگ لگانے کے واسطے یہ خط چنگاری کا کام دیگا جب وہاں سے ہم مارکنڈے پہونچے تو تالیوں اور ڈاک کے ہرکاروں کے ذریعہ تمام کوٹ گڈھ اور اردگرد کے گاؤں میں خبر ہو گئی کہ سکھ نند مارکنڈے میں ہے۔

۳۱ جولائی کی رات کو کم داس اور جیا رام ایک عیسائی کی ہریکین لالٹین مانگ لائے۔ مگر اسکو جلا نہیں سکے۔ پھر انہوں نے ایک مشعل تیار کی مگر وہ بھی نہ جل سکی۔ رات سخت اندھیری تھی۔ پہاڑی راہ خطرناک تھا۔ وہ روانہ نہ ہو سکے۔ اسکے علاوہ انہوں نے تمام کوٹ گڈھ میں یہ بات جھوٹ مشہور کر دی کہ سکھ نند کو ہم پادریوں سے چھین کر متیانا میں لے آئے ہیں۔ لطف یہ کہ مسٹر جیکب کو مطلق خبر نہیں کہ یہ واقع کیا ہے وہ تو سمجھے بیٹھے تھے کہ سکھ نند ڈیرہ دون بھیجا ہوا ہے۔ یہ پتہ ہی نہیں کہ چوروں کو مور پڑ گئے۔

یکم اگست کو ہم صبح مارکنڈہ سے کوٹ گڈھ کو روانہ ہوئے ہم کوئی چار میل گئے ہونگے کہ سامنے سے سکھ نند کا چھوٹا بھائی اور اُس کی ماں چلے آتے ہیں۔ وہ آتے ہی سکھ نند کو لپٹ گئی اور وہاں بیٹھ کر رونے لگی ہم ذرا اور آگے نکل گئے۔ اور یہ ماں بیٹے وہاں بیٹھے رہ گئے۔ مسٹر جیکب اور مسٹر انیرک کوٹ گڈھ سے یہاں ہم کو آملے۔ مسٹر جیکب نے مسٹر سٹوک سے کہا کہ راہ میں جا بجا پہاڑی لوگ چھپے بیٹھے ہیں۔ ذرا خبرداری اور ہوشیاری سے چلنا چاہئے۔ مسٹر سٹوک نے بے پرواہی سے جواب دیا کہ کچھ فکر نہیں۔ پہاڑی



لوگ ہم پر حملہ نہیں کرینگے۔ ہم آگے کو روانہ ہوئے۔ سکھ نند کی ماں اُسکو سمجھاتی تھی کہ میرے اشاروں کے مطابق تم نے کرنا (دیہاتی زبان میں باتیں کرتی تھی) اُسکھ نند نے کہا کہ میں سمجھی ہوں جو کچھ مسٹر سٹوک صاحب کہیں گے وہی کرونگا۔ اس معاملہ میں تمہاری صلاح نہیں مانونگا۔ جب کوٹ گڈھ قریب ½ میل رہگیا تو سکھ نند کا باپ اور چچا بھی آئے۔ مگر اس نے آتے ہی سکھ نند کو ایسا زور سے بھیجا کہ وہ بیچارہ بے دم سا ہو گیا۔ اور اُس کو گرا کر رونے بیٹھ گیا۔ اودھر اودھر پہاڑی آدمی بھی بہت نکلتے معلوم ہوئے۔ چنانچہ ایک جگہ ہم نے قریب ۵۰ پہاڑی جمع دیکھے ہم نے خیال کیا کہ کچھ فساد نہ ہو جاوے لڑکے کو اُس کے باپ سے چھڑوانا چاہا۔ مگر وہ نہ چھوڑے بمشکل چھڑوا کر مسٹر جیکب کندھے پر اُٹھا کر سکھ نند کو لے بھاگنا چاہتے تھے۔ سکھ نند کی ماں مسٹر جیکب کی ٹانگوں میں چمٹ گئی مگر بڑی کوشش سے اُسکو الگ کیا اور مسٹر جیکب سکھ نند کو لیکر بھاگ نکلے کم داس کو میں نے پکڑا ہوا تھا۔ اُس نے میرے ہاتھ پر ایسے زور سے دانت کاٹا کہ زخمی کر دیا۔ اور کہنے لگا کہ ہم نے گپ سن صاحب (فورسٹ آفیسر) کو گولی ماری تھی تو سٹوک صاحب کیا ہے۔ بیچارے مسٹر لیمبے کے سر پر چار پانچ ڈھیلے پڑے مگر ٹوپی کے سبب بچ گئے۔ کم داس نے پیچھے سے میرے سر پر ڈنڈا رسید کیا جس سے سر پھٹ گیا اور میں بیہوش ہو گیا۔ جب جیا داس نے دیکھا کہ لڑکا ہاتھ سے نکل گیا تو ایک پتھر اُٹھا کر مسٹر سٹوک کے سر پر دے مارا جس سے سر پھٹ گیا اور وہ بیہوش ہو گئے۔ چنانچہ مجھے اور مسٹر سٹوک کو چارپائیوں پر ڈالکر کوٹ گڈھ لے گئے۔ جس وقت سکھ نند کا چچا مسٹر سٹوک کو مار کر بھاگا تو ماسٹر دینا ناتھ (سٹوڈنٹ سینٹ سٹیفن دہلی جو اُس وقت ہمارے ساتھ تھا) نے دوڑ کر اُس کو پکڑ لیا۔ کم داس نے کہا کہ اس کو چھوڑ دو یہ کہکر بھاگ نکلا۔ کوٹ گڈھ پہونچکر مسٹر گپ سن مجسٹریٹ کو سب واقعہ کی اطلاع دی۔ انہوں نے جیا رام کے چچا کی ضمانت ۵۰۰ روپیہ کی لیکر چھوڑ دیا۔ اور سارے ہنگامے کی اطلاع بذریعہ تار دی گئی۔ وہاں سے پولیس انسپکٹر اور چند سپاہی آگئے اور بعض آدمیوں کو ہم پہچان سکتے تھے۔ اُن کی ضمانتیں لی گئیں۔ اور مقدمہ کی شملہ میں ۴ تاریخ اگست پیشی مقرر ہوئی۔ مگر اس تاریخ تک ابھی مسٹر سٹوک بستر پر ہی تھے۔ لہذا اُن کی درخواست پر ۹ تاریخ اگست مقرر ہوئی۔ اس عرصہ میں کم داس جیا رام اور دوسرے مجرم روزانہ آکر مسٹر سٹوک کے پاس معافی مانگتے اور روتے کہ ہم کو معاف کرو۔ مسٹر سٹوک نے کہا کہ میں نے تم کو معاف کر دیا میں کوشش کرونگا کہ تم لوگوں کو سزا سے بچا لوں۔ چنانچہ جب پیشی پر حاضر ہوئے تو مسٹر سٹوک نے معافی نامہ لکھکر راضی نامہ عدالت میں پیش کیا۔ مجسٹریٹ نے کہا کہ صاحب ڈپٹی کمشنر کے اختیار میں ہے چنانچہ اُنکی خدمت میں درخواست دی گئی اور معافی منظور ہوئی۔ صرف اس قدر عدالت نے مجرموں سے کہا کہ اگر پھر ایسی بات ہوئی تو سخت سزا دیجائیگی۔ جیا رام جس نے مسٹر سٹوک کو مارا تھا وہ اپنے کام ریس سے برطرف کر دیا گیا۔ مگر مسٹر سٹوک نے پھر اُس کی سفارش کرکے نوکری پر بحال کروا دیا۔ سکھ نند مسیحی ہو کر مسیحیوں کے پاس ہے۔

یہ ہے کل واقعہ مسیحیوں کا کام۔ اور ہندوؤں کا کام دیکھو تو مسیحیوں نے اس میں کیا زبردستی کی۔ اگر آریہ ہونے کی آزادی ہندوؤں کو ہو تو مسیحی ہونے کی آزادی ہندوؤں کو نہیں ہونی چاہئے۔ کیا آریہ اسی طرح معاف کر دیتے۔

بقلم واعظ

صحت پور

ناظرین! یہ کوئی شہر نہیں۔ پر تجویز در پیش ہے کہ ملک معظم مرحوم کی یادگار میں ایک ایسی صحت گاہ قائم کی جاوے جو ایسے علاقہ میں ہو۔ جہاں پہاڑی علاقہ ہو۔ پانی و ریل نزدیک ہو۔ ولایت میں ایسی جگہ بہت ہیں جہاں اکثر لوگ بیماری و تبدیل آب و ہوا و ایام رخصتوں میں بطور تفریح کچھ دنوں گذارتے ہیں۔

اگر غور کیا جاوے تو ہندوستان بھر میں سوائے بڑے بڑے گرمائی پہاڑوں کے جہاں متوسط حال لوگوں کو جانا دشوار ہے۔ وہاں بھی صرف ہوٹلوں اور کرایہ دار بنگلوں کے کوئی صحت گاہ نہیں۔ بوجہ کوئی صحت گاہ نہ ہونے کے اکثر لوگ رخصتوں اور تفریح اور بیماری کے دنوں کو بے فائدہ گذارتے ہیں انہیں باتوں کو مد نظر رکھ کر بندہ کا ارادہ ہے کہ ست پڑہ پہاڑ جہاں علاوہ تفریح کے شکاری جانور بھی بہت رہتے ہیں۔ ایک صحت گاہ قائم ہو۔ سرکار دولت مدار سے زمین فی الفور مل جاویگی۔ پر علاوہ زمین کے اوپر کی خرچ بہت ہے۔ ناظرین میں سے کیا کوئی صاحب کچھ امداد کا وعدہ کر سکتے ہیں وہ جو زمین ملنے اور کام شروع ہونے پر دیوے۔ اُمید کہ آپ اس رفاہ عام کام میں ضرور بندہ کا ہاتھ بٹائیں گے۔

صحت پور کے قاعدے کام شروع ہونے پر ارسال خدمت ہونگے۔ فقط والسلام

عبدالکریم مہتمم مشن ریڈنگ روم اٹارسی (صوبہ متوسط)

ضروری التماس

میرا پروردہ لڑکا سموئیل منوہر لعل جو فورتھ ہائی کلاس میں تعلیم پاتا تھا گرمیوں کی تعطیلوں میں لاہور گیا تھا۔ ۲۲ ستمبر ۱۹۱۰ء کو لاہور سے فیروزپور کی طرف روانہ کیا گیا اب تک گھر نہیں پہونچا معلوم نہیں کہاں چلا گیا یا کیا حادثہ گذرا۔ اگر کسی صاحب نے اُسکو دیکھا ہو یا اس سے ملنے کا اتفاق ہوا ہو یا پتہ ہو کہ وہ کہاں چلا گیا تو مجھے بذریعہ خط مطلع فرماویں۔ بڑی عنایت ہوگی۔

لڑکا عمر میں ۱۶ یا ۱۷ سال کا ہے۔ قد پستہ۔ رنگ قدرے صاف۔

۲۸ ستمبر ۱۹۱۰ء   پادری این پریم داس۔
پاسٹر پریسبیٹیرین کلیسیا شہر فیروزپور (پنجاب)

میں نے اسلام کیوں چھوڑا

ناظرین تمکین کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ غور سے میری ان چند سطور کو پڑھیں بنظر تعمق اور فکر کیساتھ کیونکہ میں اُن وجوہات کو پیش کرنے لگا ہوں۔ کہ جنکے ذریعہ میں نے اپنے خاندان و آبائی مذہب کو ہمیشہ کیلئے خیرباد کہکر شانتی کی اُس سرزمین میں قدم رکھا ہے جو کہ خاص ہدایت کے پانی سے سیراب ہوئی تھی۔ میرا تعلق اُن چشموں سے ہو گیا ہے جن سے میری زندگی کی سوکھی ہوئی سرزمین میں زندہ پانی بہنے لگا۔ اور مجھے وہ ترو تازگی حاصل ہوئی جسکو میں چاہتا تھا۔ اور میں نے وہ دیکھا جسکو دیکھنے کی میرے دل میں خواہش تھی۔ اور وہ سُنا جسکا میں مشتاق تھا اور میں نے وہ پایا جسکی مجھے دیر سے تلاش تھی۔

میں اُس ہدایت میں آگیا ہوں جسکے لئے خود قرآن مجھے راہ بتاتی تھی۔ اُن کتب سماوی پر ایمان لے آیا ہوں جسکے لئے خود حضرت محمد صاحب نے فرمایا تھا کہ کوئی ایسی کتاب لاؤ جو موسیٰ و ہارون کی سے زیادہ ہادی ہو اور محمد اُس پر چلے۔ دیکھو سورہ قصص آیت ۷ کو۔ اور پھر فرمایا ہے کہ انجیل ہدایت و نور ہے۔ اور توریت کی مصداق ہے۔ دیکھو سورہ مائدہ ۴۶ آیت کو۔ پھر آگے چل کر حضرت محمد صاحب نے بڑی صفائی کے ساتھ میری ہدایت کی۔ اور سچ تو یوں ہے کہ اس ہدایت کے لئے میں ان کا دل سے مشکور ہوں۔ چنانچہ آنجناب فرماتے ہیں کہ اگر وہ لوگ توریت و انجیل کو مانتے تو برکت پاتے دیکھو سورہ مائدہ ۹ رکوع ۱۰ آیت کو۔ پھر آپ نے فرمایا توریت و انجیل کو خدا نے نازل کیا جو ہدایت ہے۔ دیکھو سورہ عمران ۲ آیت کو۔ اب جبکہ خود قرآن نے واضح طور سے مجھ پر یہ ثابت کر دیا کہ انجیل و توریت منجانب اللہ ہیں اور کہ انسان کی ہدایت کے واسطے نازل ہوئی ہیں۔ تو پھر کونسی بات تھی جو مجھے ایمان لانے سے روک سکتی تھی اگر کوئی محمدی بھائی اعتراض کرے اور کہے کہ کیا قرآن پر ایمان لانا ناجائز تھا تو میں کہونگا کہ ان وجوہات کو جنکا ذکر میں نے اوپر کیا پیش نظر رکھتے ہوئے میں قرآن کو اپنی زندگی کا محافظ بنا سکتا تھا۔ اور پھر اُس صورت میں جبکہ قرآن نے خود اُن کتابوں کو مقدس جانا اور اُنکی باتوں کو مستحکم تسلیم کیا بلکہ خود حضرت محمد صاحب بھی انہی کتابوں پر ایمان رکھتے تھے دیکھو سورہ شوریٰ ۲ رکوع ۱۵ آیت کو۔

ناظرین یہ میری پہلی وجوہات ہیں جنکے ذریعہ میں اُن کتب سماوی یعنی بائبل مقدس پر ایمان لے آیا ہوں۔

وجوہات دیگر

اب میں وہ سب سے بڑی بات جو آپ لوگوں کے آگے پیش کرنی چاہتا ہوں یہ ہے کہ اسلام میں شفاعت کا وجود مفقود تھا۔ میں نے اس وسیع دائرہ میں کھوج لگایا کہ گناہ سے بالکل آزاد شفیع کون ہے۔ اگر مجھے کوئی نہ ملا۔ میں نے حضرت محمد صاحب کو پکارا۔ کہ کیا آپ میرے شفیع ہیں۔ جواب ملا کہ خدا کے سوا کوئی شفاعت کرنے والا نہیں۔ دیکھو سورہ انعام کا رکوع پہلی آیت کو۔ پھر میں نے کہا کہ میرے عمل تو بُرے ہیں۔ اور آپکی تعلیم ہے کہ ہر شخص کے عمل کام آوینگے دیکھو سورہ زمر رکوع ۴ آیت ۱۔ نہیں ہے قرآن کا دلیل۔ حشر کے دن میرا کیا انجام ہوگا۔ آپ نے فرمایا۔ میں نہیں جانتا میرے ساتھ کیا ہوگا۔ یا تمہارے ساتھ کیا ہوگا دیکھو سورہ احقاف آیت ۸ کو۔ ان باتوں سے میرا محمدی یقین بالکل جاتا رہا۔ کیونکہ مجھے بڑی سخت مایوسی اور ناامیدی کے جواب ملے۔

وجوہات سویم

اب میں قرآن کی چند ایک ناقص تعلیم کا ذکر کرتا ہوں۔ قرآن میں جابجا خدا نے قسمیں کھائی ہیں۔ مثلاً تارے۔ دریا انجیر و زیتون۔ جنت۔ تاق صبح و رات و شہر مکہ وغیرہ وغیرہ کی قسمیں۔

اب عقل حیران ہے کہ وہ خدا جو کہ زمین و آسمان کا بنانیوالا ہے۔ کس طرح سے اپنی بنائی ہوئی چیزوں کی قسمیں کھاتا رہا۔ اس میں ہم نہیں جانتے کہ خدا کو اس قدر قسمیں کھانے کی کیا ضرورت تھی۔

چوتھی وجوہات یہ ہے۔

جس نے میرے دل کو اسلام سے سخت متنفر کر دیا بہشت احمدی جس میں بہت سی فحش باتیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً گوریاں کنواریاں خیموں میں رہنے والیاں بڑی بڑی آنکھوں والیاں ملینگی۔ شراب و کباب ملیگا۔ اب بتلائے جس بہشت کا یہ حال ہے اُس سے نیک دل آدمی کیوں نہ متنفر ہو۔ ہاں یہ میٹھے اوباشوں کے پھنسانے کو یہ جال عمدہ ہے۔

پھر قرآن میں جابجا جہالت پائی جاتی ہے مثلاً بیٹے کی جورو لے لینے کی تعلیم ہے۔ دیکھو سورہ احزاب ۵ رکوع ۳ آیت۔

پھر قرآن میں اور بھی قسم کی باتیں پائی جاتی ہیں۔ جو آپس میں اختلاف اور تناقض سے پُر ہیں۔

ناظرین میری یہی وجوہات تھیں۔ جن سے میں نے اسلام کو چھوڑا اور اپنا تعلق خداوند مسیح کے ساتھ پیدا کر لیا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ میری نجات اُسی سے ہے۔ اور میرے گناہوں کا وہی کفارہ ہے۔

مجھے اب دین آبائی سے کہئے کیوں نہ نفرت ہو
کہ جس میں سراپا کذب بیانی و بطالت ہو
گناہوں سے پاک کرکے جو ملادے حق سے انساں کو
نہ کیونکر دل میں ایسے دھرم کی بیحد چاہت ہو

الراقم خاکسار حکیم نواب الدین از بٹالہ۔

پچھلے سال پنجاب میں ۶ لاکھ ۲۹ ہزار بچوں کو ٹیکا لگایا گیا ۴ لاکھ ۸۰ ہزار کامیاب۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے لئے ایک ہزار دو سو مال گاڑیاں اور خرید کرنا منظور کیا گیا ہے۔

سوامی ورشنانند سرستی اور آپ کی حق پرستی

واجب ممکن اور ممتنع کو آپ کی تفریق وجود سے کیا نسبت لیجئے ہم آپ کی خاطر تقسیم وجود بھی عرض کئے دیتے ہیں۔ وجود دو نوع کے ہوتے ہیں مجرد یا مرکب۔ مجرد وہ ہے جس میں ترکیب دخل نہ ہو۔ اس میں ارواح آتی ہیں۔ اس کو مفرد اور غیر مادی سے بھی تعبیر کرتے ہیں۔ مرکب وہ ہے جس میں ترکیب کو دخل ہو اور یہ لفظ مجسمات کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ کیونکہ مجسمات محتاج ترکیب ہوتے ہیں۔ واجب ممکن اور ممتنع اور طرح کے مصطلحات ہیں اور اہل فلسفہ نے ان کے معنے معین کئے ہوئے ہیں۔ اگر کوئی اپنی غلطی اور ناواقفی سے انکو غیر محل استعمال کرے تو اسکی مرضی۔ وہ ذمہ وار نہیں۔

آپ نے غریب محققین کے سر پر اچھا کیا جو ممتنع کا وجود بھی تقسیم دیا۔ جو خود وجود کے عدم کو تقسیم سمجھا ہے۔ خدارا آپنے پہلے ممتنع کا وجود ثابت کیا ہوتا اور پھر تقسیم وجود میں قسم پیش کی ہوتی تو آپ کو اپنی غلطی یا کمی خود معلوم ہو جاتی۔ آئیے ہم آپ کو اور دوسرے ان الفاظ کی حقیقت کے ناواقفوں کو ان کی شرح اور معنی سمجھا دیں تاکہ رفع مغالطہ ہو جائے

اول: واجب الوجود مختصر میں اسے واجب بھی کہتے ہیں۔ یہ لفظ اصطلاح فلسفی میں صرف ذات باری تعالیٰ ہی کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ آپ نے اسکی تشریح بڑے خستہ اور مہمل الفاظ میں کی ہے جسکی ہستی کے واسطے دوسرے کی احتیاج نہ ہو۔ آپ کے یہ لفظ بالکل بے معنے ہیں۔ ممکن ہے کہ آپ کے خیال میں واجب کے صحیح معنے ہوں۔ مگر ان کا ترشح ان الفاظ میں نہیں ہوتا۔ "احتیاج نہ ہو۔" اسکے لئے حد احتیاج لازم ہے۔ باقی آئندہ

شعر و سخن

اچھا گڈریہ میں ہوں

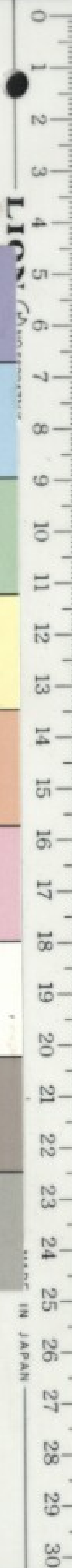
ہے قول مسیح قابل غور دیکھو۔
گڈریہ کی تمثیل پر تم بھی سوچو۔
کہے۔ وہ جو بھیڑوں کی آواز سمجھے
مرے اُن کی خاطر۔ نہ کچھ منہ کو پھیرے
بچائے وہ ہر حال۔ دشمن سے اُن کو
اگر جان جائے۔ نہ غم ہووے اُس کو
جو بھیڑیں ہیں اُس کی نہ جاویں کہیں اور
لگا دے کوئی سو جہاں کا اگر زور
ہے ریوڑ سے قوموں کا مطلب بتائیں
جو ایمان اب دل سے سب اُس پہ لائیں۔
ہمیشہ کی وہ زندگی کے ہیں طالب
وہ سب غیر قوموں سے ہو جائیں غالب
وہ نورِ حقیقی کے وارث ہوئے ہیں
ازل سے ابد تک سلامت رہے ہیں۔
یہ گلہ خدا کو ہے پیارا عزیزو!
پکڑ لو اسی کا سہارا عزیزو!
گناہوں کا اقرار بھی ہو ضروری
اسی سے ملے ہم کو حق کی حضوری
کرو برق توبہ گناہوں سے جب تم
خدا کے ہو نزدیک جلدی سے تب تم

الراقم حکیم میر کریم الدین برق
کرسچن ٹریننگ سکول سیالکوٹ چھاؤنی۔

مضامین

بیگناہی

اے پیارے ناظرین! اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آدم و حوا نہ صرف حد ول سے کسی گے گنہگار رہتے۔ بلکہ گناہ کی جڑ کیونکہ اُن کے گناہ کرنے سے تمام بنی آدم گنہگار ہوئے۔ پس ثابت ہوا کہ آدم بے گناہ نہ رہا۔ اور نہ اُس نے بیگناہی کا دعوے کیا۔ کیونکہ شیطان اُس پر غالب آگیا اور اسی سبب سے شیطان تمام بنی آدم پر غالب آیا۔ اور تا قیامت غالب رہیگا۔ کیونکہ شیطان تمام بنی آدم کا سخت مخالف ہے اور شروع ہی سے اُس نے فتح پائی۔ اب تمام ناظرین بھائیوں کو یہ بات ملحوظ خاطر ہے کہ بنی آدم جب تک شیطان پر غالب نہ آویں۔ تب تک بیگناہی کا دعویٰ نہیں کر سکتے۔ اور نہ بیگناہی کا حق ان کو حاصل ہو سکتا۔ گویا یوں سمجھیے کہ بیگناہی کی حقیقت حاصل کرنے کے لئے شیطان پر غالب آنے کی ضرورت ہے۔ اب جائے غور ہے۔ کہ نسل آدم میں کون ایسا بشر ہے جس نے شیطان پر فتح پائی ہو اور جب تک کوئی بنی آدم اپنے باپ پہلے آدم کے دشمن یعنے شیطان پر غالب نہ آوے۔ تب تک اپنے باپ کے درجہ بیگناہی کو جو شیطان کے سبب زائل ہوا حاصل نہیں کر سکتا۔ اگر آپ تمام کتب ہائے الہامی میں تلاش کرینگے تو معلوم ہوگا کہ آیا کوئی بیگناہ ہے یا نہیں اس لئے ہم چند انبیاؤں و مرسلین کی سوانح عمری کی طرف غور کریں اس لئے آپ کو یعنی صاحبان ناظرین مضمون کو توجہ دلاتا ہوں کہ حضرت نوح جو آدم ثانی اور بڑا ہی مرسل تھا۔ اس میں تو شک نہیں کہ خدا تعالیٰ نے اسکو عجیب طور سے طوفان سے نجات بخشی تو بھی وہ بیگناہ نہ تھا۔ باقی آئندہ



انتخاب الاخبار

چار خون

لاہور سے اس ہفتہ چار خون کی خبر ملی ہے۔ ایک ہندو ایک مسلمان اور دو عیسائی میاں بیوی قتل ہوئے۔ یہ واقعات ہمارے بھائیوں کے لئے سبق آموز ہو سکتے ہیں۔ اگر اس طرف توجہ کی جاوے ہم باہم والگی ہنسی مذاق کرنا تفریح طبع کے لئے ضروری سمجھتے ہیں لیکن اس سے کس قدر نتائج خراب پیدا ہو سکتے ہیں۔ اُنکی ایک نظیر یہ ہے کہ سات تاریخ کی شب میں سنت رام نامی ایک نوجوان دوکاندار لوہاری دروازہ اپنے چچیرے بھائی تارا چند سے دوکان پر بیٹھا ہنسی مذاق کر رہا تھا اسی درمیان میں اُس نے تارا چند کو ناچنے والا ریچھ کہدیا۔ اس پر تارا چند بے طرح خفا ہوا اور غصے میں اُس نے سنت رام کے سر پر ایک لوہے کا ڈنڈا رسید کیا۔ سنت رام فوراً ٹھنڈا ہو گیا۔ اب تارا چند حوالات میں ہے۔ دوسرا خون ریاست بہاولپور کے ایک موضع میں ہوا ہے۔ الٰہی بخش نامی ایک شخص نے اپنے باپ کو افیون کے نشہ میں قتل کر ڈالا۔ نشہ کی خرابیوں سے اہل ملک آگاہ ہیں۔ لیکن وہ پھر اسکو استعمال کرتے اور روز بروز زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ اس نے اب کہ سخت جرم کے مرتکب قرار دیں تو تعجب ہی کیا ہے۔ عیسائی شلی معہ اپنی بیوی کے دوسرے شلی کے ہاتھ سے قتل ہوا۔ لیکن ہنوز ملزم گرفتار نہیں کیا گیا۔ پولیس برابر تحقیقات میں مصروف ہے۔ اور جلد ہی نتیجہ پیدا ہو جاویگا۔ اہل ہند کی یہ شورہ پشتی اُس حکم کے جائز بتلانے کے لئے کافی ہے جو کہ بندش اسلحہ کے متعلق منجانب گورنمنٹ جاری ہے۔ بعض اصحاب کہدینگے کہ یورپ و امریکہ کی مہذب آبادی میں بھی ایسے واقعات پیش آتے ہیں۔ لیکن چونکہ یورپین اور امریکن بھائی مرض شناس ہیں۔ اس لئے شاید یہاں تک نوبت کبھی نہ پہونچتی ہوگی۔ بہ خلاف اسکے ہندو قوم میں ظاہر ہے کہ باپ پر چھری چلانے والے برخوردار موجود ہیں۔ اس حالت میں انکو ہتھیار دینا شرابی کے ہاتھ میں تلوار ہے۔ تازہ خبر ہے کہ عیسائی شلی حاضر ہو گیا اور قتل کا اقبال کرتا ہے۔ (رہبر)

ایک مرغ نے ایک بچہ نوچ کھایا

راولپنڈی سے

ایک افسوسناک حادثے کی خبر آئی ہے۔ جس کی کیفیت اس طرح ہے کہ رچپاوڑی میں ایک شخص نے مرغ پال رکھا تھا۔ ایک دن اُس کی عورت اپنے چھوٹے شیر خوار بچہ کو سوتا چھوڑ کر ہمسائے کے گھر چلی گئی۔ مرغ نے بچے کے پیٹ پر چونچ ماری جس سے خون نکلا۔ مرغ کو خون اچھا معلوم ہوا اور چونچ پر چونچ مار کر خون کا مزہ چکھنے لگا۔ آخر بچے کی انتڑیاں باہر نکل آئیں۔ اور معصوم دنیا سے چل بسا۔ یہ کیسا دردناک قصہ ہے افسوس ہے اُن ماؤں پر جو اپنے جگر کے ٹکڑے کو بے پروائی سے تنہا چھوڑ کر پھرتی پھرتی ہیں۔ یاد رکھو چھوٹے بچے کو کسی حالت میں اکیلا نہیں چھوڑنا چاہئے۔ (تہذیب نسواں)

ایک بنگالی کی ہمدردی

ضلع فرید پور بنگال سے

ایک بنگالی دفتری نے محض انسانی ہمدردی کے خیال سے ایک مسافر گاڑی کو تباہی سے بچا لیا۔ گوبند پور کے قریب ریل کا پل طغیانی سے ٹوٹ چکا تھا۔ اور گاڑی کے آنے میں تھوڑی ہی دیر تھی۔ دفتری اپنے گھر گیا اور سرخ رنگ کا پھٹا لیکر لائن پر کھڑا ہو گیا۔ چند منٹ کے بعد گاڑی آئی۔ اُس نے اُسے دیکھتے ہی لال کاغذ کو زور سے گھمانا شروع کیا۔ ڈرائیور نے دیکھکر ٹرین کھڑی کر لی۔ پھر دیکھنے سے معلوم ہوا کہ آگے دریا کا پل ٹوٹا ہوا ہے۔ اگر یہ بنگالی کوشش نہ کرتا تو سینکڑوں جانیں ضایع ہو جاتیں۔ بعض بنگالی ایسے ہیں جو بم کے گولوں سے بے گناہ مخلوق کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ اور انہیں میں بعض ایسے ہیں جو رحمدل ہیں جو دوسروں کے واسطے اپنی جان خطرہ میں ڈالدیتے ہیں۔ سچ ہے۔ کہ خدا پنج انگشت یکساں نکرد۔ (ر)

سرحدی پر حملہ

اخبار پنجابی ایک فہرست حملوں کی چھاپتا ہے جو سرحدیوں نے انگریزی علاقوں میں آکر انگریزی رعایا پر کئے ہیں۔ مکانات کا لوٹ لینا۔ غیر مسلموں لوگوں کو گرفتار کر کے لیجانا۔ راستہ میں انکو مار ڈالنا۔ ان شقی القلب ڈاکوؤں کا معمولی طریقہ ہے اس کارروائی میں وہ کسی قسم کا امتیاز نہیں کرتے ہیں۔ حالت ایسی خراب ہو کہ اخبار سول ملٹری گزٹ تحریک کرتا ہے کہ گورنمنٹ کو مناسب تدبیر اختیار کرنی چاہئے کہ پشاور اور ڈیرہ اسمٰعیلخاں میں امن قائم ہو۔ اس کی ضرورت ہے کہ ان سرحدی شیروں کے دلوں سے یہ خیال نکال لیا جاوے کہ وہ عرصہ تک اس قسم کی زبردستی کر سکتے ہیں۔ جو باشندگان سرحدی کے لئے باعث خطرہ ہیں (ہندوستان)

کالیفورنیا میں ہندو

ہندو مزدور اور کاریگر جو کالیفورنیا سے نکالے گئے ہیں اُن کے خلاف یہی الزام عاید کیا گیا ہے کہ وہ روپیہ پیدا کر کے کالیفورنیا میں صرف نہیں کرتے ہیں۔ بلکہ اپنے وطن کو بھیجدیتے ہیں۔ اس پر اسپائر معقول رائے دیتا ہے۔ کہ ہندوستانی وہی کرتے ہیں جو مسلمان نے انکو سکھلایا ہے۔ کالیفورنیا میں روپیہ پیدا کرنا اور ہندوستان میں صرف کرنا گناہ ہے۔ مگر تعجب ہے کہ یہ خیال کالیفورنیا کو ان امریکن تجار کی نسبت پیدا نہیں ہوتا ہے۔ جو ہندوستان سے دولت پیدا کر کے امریکہ لیجاتے ہیں۔

(ہندوستان)

اسلامی اوقاف

مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی سکرٹری ندوۃ العلماء نے ایک عرضداشت گورنمنٹ ہند کے سکرٹری صیغہ ہوم ڈیپارٹمنٹ میں وقف الاولاد کی بابت بھیجی ہے جس میں ندوہ نے درخواست کی ہے کہ گورنمنٹ مسلمانوں کی خواہش کی تکمیل کرے کہ اوقاف الاولاد جائز قرار دیئے جائیں۔ اور مخالف فیصلجات پریوی کونسل کی اصلاح کر دیجاوے۔ ندوہ تحریک کرتا ہے کہ بطور ابتدائی تحریک کے گورنمنٹ ایک کمیٹی ایسے یوروپین افسران کی مقرر کرے۔ جس میں چند معزز مسلمان بھی شریک ہوں۔ تاکہ تجویز کی جاوے کہ کسی قسم کا قانون پاس ہو۔ ہمارے خیال میں یہ درخواست بہت ہی واجبی ہے اور گورنمنٹ اس مسئلہ میں مسلمانوں کی رائے کے ماننے میں گریز نہ کریگی جس میں تمام جماعت کا اتفاق معلوم ہوتا ہے۔ (ر)

عورتوں کے بالوں کی مورت

۴۰ ہزار عورتوں کے سروں کے بالوں سے ایک مورت بودھ کی بنائی گئی ہے جو ٹوکیو دارالسلطنت جاپان میں رکھی گئی ہے۔ یہ ایک مہنت نے تیار کروائی ہے جس نے ۱۹۰۶ء سے کوشش کی کہ ہر ایک عورت اپنے سر کے چار چار بال اس غرض سے دے کہ جو سپاہی جنگ جاپان و روس میں کام آئے ہیں ان کی روح کو مغفرت ہو۔ چنانچہ اس طرح سے ۵ لاکھ ۴۰ ہزار بالوں سے ایک مختصر مورت بدھ کی نروان کی حالت میں تیار کی گئی ہے۔ (ر)

برطانیہ کی علمی پیداوار

۱۹۰۹ء میں برطانیہ کی علمی پیداوار میں معقول ترقی ہوئی۔ سال بھر میں شائع شدہ کتابوں کی کل میزان معہ ۲۲۰۹ نئی ایڈیشنوں کے ۱۵۵۰۷ تھی۔ ۱۸۹۹ء میں شائع شدہ کتابوں کی تعداد ۵۹۰۰ تھی اور ان میں سے ۱۵۹۷ نئی ایڈیشنیں تھیں ۱۹۰۸ء کی تعداد معہ ۲۲۹۹ نئی ایڈیشنوں کے ۱۴۹۸۰ تھی مضامین کی ترتیب کے مطابق ظاہر ہوتا ہے کہ مذہب اور فلسفہ میں ۱۰۰ کتابوں کے مضمون اور نابالغوں کے متعلق کتابوں میں ۴۹ کی علم الاقتصاد و علم سیاست میں ۵۱ میں ۱۸ کے فنون و علوم میں ۳۷ کی بحری و بری سفروں میں ۳۰ کی اور تواریخ سوانح عمری علمی رد ئیداد و میڈیکل سائنس فنون لطیفہ میں ضمیمہ علیحدہ ۵۳ و ۲۷ و ۳۷ و ۲۰ کی ترقی ہوئی۔ ۴۷۴ کتابوں کی ترقی متفرق موضوعات پر تھی۔ وہ مضمون جن میں کمی ہوئی تعلیم قانون نظم اور قصص اول ہیں ۱۹۰۵ء کی تعداد سے مقابلہ کرنے پر نئی ایڈیشنوں میں فی صدی ۵۔۲۳ سے ۲ر۱۳ کی کمی قابل غور ہے۔ کتابوں میں سب سے بڑی تعداد قصوں کی شائع ہوئی ہے۔ یعنے ۲۸۸۱ فنون و حکمت میں ۱۲۰۱ مذہب اور فلسفہ میں ۱۵۳۲ تاریخ و سوانح عمری میں ۹۱۳ علم الاقتصاد و علم سیاست مدن اور تجارت ۵۴۰ اور تعلیم ادب اور علم زبان میں ۴۲۹ کتابیں طبع ہوئیں۔ (راجپوت گزٹ)

ایک جاسوس کی گرفتاری

یہ عجیب خبر ہے کہ پورٹسمتھ میں جرمنی فوج کا ایک سپاہی گرفتار کیا گیا ہے جو پورٹسمتھ کی قلعہ بندی کا نقشہ اتار رہا تھا۔ اخبارات لکھتے ہیں کہ سپاہی کی آنکھوں پر پٹی باندھکر قلعہ پورا بروک میں لایا گیا۔ جہاں اس نے افسروں کے دسترخوان میں کھانا کھایا۔ بعض کی خبر ہے۔ کہ جرمن سپاہی معہ ایک لیڈی کے قلعہ ڈوبلی کے متعلق نقشہ اتار رہا تھا۔ لیڈی گرفتار نہیں کی گئی۔ لیکن کمانڈنگ افسر قلعہ نے کئی باتیں اس سے دریافت کیں۔ نقشہ کے کاغذات جنگی دفتر میں بغرض ملاحظہ بھیجدیئے گئے ہیں۔ اور تا حال سپاہی کے ساتھ عمدہ سلوک کیا جاتا ہے۔ صرف اسکو آزاد پھرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اس شخص کا نام ہیم ہے۔ اسکو ونچسٹر کے جیل میں رکھا گیا ہے۔ وہ جاسوس ہونے سے انکاری ہے۔ اور کہتا ہے کہ اپنی واقفیت بڑھانے کے لئے نقشے اتار رہا تھا۔ اس کی گرفتاری کا وارنٹ بھی عدالت سے حاصل کیا گیا ہے اور اسکے لئے صیغہ خارجیہ میں باہمی خط وکتابت ہو رہی ہے۔ (پرکاش)

مکان گرانے سے نقصان

چھاؤنی بارکپور سے ایک نہایت افسوسناک حادثہ کی خبر آئی ہے۔ وہاں چھاؤنی کا مکان درست کے لئے گرانا منظور تھا۔ ۲۰۷ ویں پلٹن پاینیر کے جوان اس کام میں مصروف تھے۔ کہ دفعتاً یکبارگی مکان بیٹھ گیا کہ پلٹن مذکورہ کے جوان گیارہ نیچے دب گئے۔ باقی تمام سپاہی بھاگ نکلے۔ لیکن فوراً تمام ملبہ مکان اٹھا کر رفیقوں کی نکالنے کی کوشش کی گئی۔ ایک سپاہی مردہ تھا۔ تین کی حالت مردہ مارے چوٹوں کے قریب المرگ تھی۔ ان کے بچنے کی امید کمتر ہے اور باقی سات آدمیوں کی حالت بھی نازک بتلائی جاتی ہے۔ وہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ (رہبر مراد آباد)

چور چلاکی

چوک دربار صاحب امرتسر کے بازار میں اس روز بوقت قریب ۷ بجے شام ایک عورت بازار میں سودا خریدتی تھی۔ ایک معصوم بچہ اسکے ساتھ چلتا تھا۔ کسی بدمعاش نے اس بچہ کو گود میں اٹھا لیا۔ عورت نے اعتراض کیا۔ بدمعاش کی شرارت اور دلیری کو کیا کہئے۔ اس نے کہا یہ بچہ تیرا نہیں ہے۔ پھر کیا تھا عورت بیچاری نے فوراً شور مچایا۔ بدمعاش نے دیکھا کہ اب بچنا مشکل ہے جھٹ اسکے بچے کا زیور اتار کر اس طرح فرار ہوا کہ دیکھتے دیکھتے کسی کوچہ میں گم ہو گیا۔ اس دلیری کو کیا کہئے گا۔ عورت بیچاری ہکی بکی رہ گئی۔ وہ زیور طلائی اور قیمتی تھا۔ پولیس کا فرض ہے کہ ایسے بدمعاش کو سیدھا کرے۔ (ر)

اغوا ہونے گھاٹ پر دام گنگا کو عبور کرتے ہوئے ایک کشتی جس پر بیشمار کرایہ دار تھے دریا میں غرق ہو گئی۔ چالیس پچاس آدمیوں کے ڈوبنے کی افواہ ہے۔

دُعا کے ذریعے

بیماروں کے صحت یاب ہونے کی کتابیں۔

ہر مذہب اور قوم اور ملکوں کے لوگوں کیلئے

پہلی کتاب	دوسری کتاب	تیسری کتاب
اس کتاب میں اس بات کا ذکر کہ کس طرح خدا نے راقم کتاب کو سیالکوٹ کنونشن سنہ ۱۹۰۶ع میں ایک رویا دکھلایا اور پھر بعد ازاں ایک سال تک مختلف طرح سے اسے تیار کیا۔ خدا کی قدرت کے عجیب کام۔ ۱۵ اگست سنہ ۱۹۰۷ع کو خدا نے ایسے بیماروں کو چنگا کرنے والی قدرت بخشی۔ راقم کو کس طرح سے معلوم ہوا۔ اور کس طرح سے بیمار اچھے ہونے شروع ہوئے۔ گوجرہ منٹگمری والہ سکندر آباد و جہلم آباد و سیالکوٹ لاہور۔ امرتسر اور دوسری جگہوں کے کس کس طرح کے بیمار صحت یاب ہوئے۔ ۴½ مہینوں میں ۱۰۱ بیماروں کے لئے دعا کی گئی۔ بیماروں کے صحتیاب ہونے کا طریقہ درج ہے۔ خدا کی قدرت حاصل کرنے اور اس کتاب میں صحتیاب لوگوں کے ۱۳ خطوط درج ہیں۔ ۱۰۴ صفحہ کی کتاب قیمت ۱۰ر محصولڈاک ؛ ۲ پائی	جس میں اسباب کا ذکر ہے کہ کس طرح محمد راقم کتاب کو انگلستان۔ ویلس۔ اٹلی مصر۔ کنعان وغیرہ ملکوں کو لے گیا۔ اور وہاں اُسے بیماروں کے صحت یاب کرنے کے لئے استعمال کیا۔ اٹلی میں ۷۰ سال کی بیمار میم صاحبہ کا اچھا ہونا۔ اور ملک ویلس میں ۱۸ سال کی بیمار مس صاحبہ کا صحت یاب ہونا مختلف ملکوں میں بیماروں کا صحت یاب ہونا۔ دعا کے مضمون پر زیادہ روشنی کا ملنا۔ ہندوستان اور یورپ میں ۱۴۴۸ بیماروں کے لئے دعا کی گئی۔ اس کتاب میں انگریزوں۔ سکاٹ لینڈ۔ ویلس۔ جرمن اور ہندوستان کے لوگوں کے ۱۰۴ خطوط درج ہیں۔ خدا کی قدرت حاصل کرنے اور بیماروں کے شفایاب ہونے کا طریقہ بھی درج ہے۔ ۱۷۲ صفحہ کی کتاب قیمت ؞ ۔ ؞ ۲ر محصولڈاک ؞ ۲ پائی	اس کتاب میں اس بات کا ذکر ہے کہ خدا راقم کو واپس ہندوستان کے ملک کو لے آیا اور ہندوستان کے مختلف شہروں میں لیجا کے مختلف قوم اور مذہب کے لوگوں کو مختلف بیماریوں سے صحت دی + جہاز اور ریل میں دعا کرنے سے ویسی ہی تاثیر۔ اس کتاب میں راقم کتاب کی سال بھر کی ڈائری کی نقل ہے جو جو واقعات اس کام کے متعلق پیش آئے اُن کا مختصر احوال + دعا کے ذریعے ۳۰ سال کے پرانے بیمار کو خدا نے صحتیاب کیا جس پر کہ بدروح کا سایہ تھا + اس سال میں ۹۷۰ بیماروں کیلئے دعا کی گئی۔ صحت یافتہ لوگوں کے ۱۰۶ خطوط درج ہیں + بیماروں کے صحت یاب ہونے اور خدا کی قدرت حاصل کرنے کے طریقے درج ہیں + ۱۱۲ صفحہ کی کتاب قیمت ؞ ؞ ؞ ؞ ؞ ۲ر محصول ڈاک ؞ ؞ ؞ ؞ ۲ پائی

ملنے کا پتہ

وارث الدّین

کلارک آباد۔ ضلع لاہور۔ پنجاب۔

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۰۰ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۳۴ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر ہو سکتا ہے اور نئے پراسپکٹس (اردو و انگریزی) مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں+

دستور العمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک عہ
ہندوستان و پنجاب " " عا/ ۸
غیر ممالک سے " " ہے/
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	عہ/	۱۲/	ے
چوتھائی کالم	۱۲/	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	مہ
پورا کالم	عے	مہ	سہ
پورا صفحہ	سہ	معہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲/ مابعد کے لئے ۱/ فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا+

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی اپنی تحریر کے آپ ذمہ وار ہیں+

اعلیٰ عرق کافور

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے اسکے گھر میں کیسی ہی بیکار پڑ جاتی ہے اور گھر اگر بہوی کہتے ہیں اگر پہلے ہی سے تھوڑا سا سوچ تو یہہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور کی گھر میں ڈال رکھتے ہو یہہ اعلیٰ عرق کافور چھبیس برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوا ہے گرمی کے دست پیٹ کا درد و مروڑا اور شل کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے قیمت فی شیشی (۴/) چار آنہ+
محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک (۵/) پانچ آنہ+

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہہ دوا گھر میں رکھنا چاہئے یہہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے بنایا ہے اسکا رنگ بھی شل پتی کے سبز اور خوشبو بھی تازی پتیوں کے مانند رہتی ہے یہہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ریاح کے لئے یہہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا پیٹ کا درد۔ بدہضمی شیل اور مشتہر کا کم ہونا سب ریاح کی علامتیں جلد دور ہو جاتی ہیں۔ گود کے بچوں کے لئے اس سے بڑھکر کوئی دوسری دوا نہیں ہے+
قیمت فی شیشی ۸/ (آٹھ آنہ) محصولڈاک ۵/ (پانچ آنہ)
مفصل حالات کی کتاب بلا قیمت ملتی ہے منگا کر ملاحظہ کیجئے۔
ڈاکٹر ایس۔ کے برمن نمبرہ ۹۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

سی بی۔بی ہائی سکول لودیانہ

قایم شدہ ۱۸۶۷ء

پُرفضا محل وقوع

مستند اُستادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں
شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ
اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ سے یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا+
کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرد قولی کریم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا لعہ ۹ سے ماصہ کرد قولی لعہ+

مزید دریافت حال کے لئے مینیجر صاحب اسکول ہذا سے خط وکتابت کریں+

سنڈے سکول کے سبق

تصویردار پرچے سنڈے سکول

۲۵ عدد فی ہفتہ تمام سال کے لئے عہ محصولڈاک علاوہ اور سنڈے سکول کے سبق

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ۲/ فی سبق محصولڈاک علاوہ۔ یعنے کاپی فی ہفتہ تمام سال کیواسطے صرف ایک روپیہ اور محصولڈاک یہہ سبق اردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں+
یہہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہے۔ پادری نیری فورمن صاحب ڈی۔ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں اور انکے ساتھ انڈین بائیبل ریڈنگ ایسوسی ایشن کی تلاوت کی فہرستیں بھی چھاپی جاتی ہیں+

حقیقت یہہ ہے

کہ بائیبل کی تعلیم کیواسطے سب سے عمدہ سبق ہیں۔ انکا سلسلہ ایسا چلتا ہے کہ سات سالوں میں کل بائیبل کی تعلیم ملجاتی ہے جس سے پاک کلام کی پوری واقفیت ہو جاتی ہے۔ اسلئے بذریعہ اس اشتہار کے ترغیب دیجاتی ہے کہ تمام مشن سکولوں میں یہہ سبق بطور ٹیکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں کئی ایک مشن اسکول انکا استعمال کر رہے ہیں پر ہمارا مطلب ہے کہ تمام سکولوں میں انکا رواج ہونا چاہئے کیونکہ یہہ از حد مفید ہیں+

جو صاحب انکو چاہتے ہیں سو جلد اطلاع فرماویں درخواست پر پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ لودیانہ ٹھکانا کافی ہے سال بھر کی قیمت پیشگی لیجائیگی۔ وی۔ پی کے ذریعے+

ممیرے کا سُرمہ

پانچہزار روپیہ کا انعام (۵۰۰۰) اگر کوئی شخص ممیرے کے سُرمہ کی سندات میں سے جو قریب چالیس ہزار کے ہیں ایک بھی فرضی ثابت کر دے تو اُسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو بنک میں اسی مطلب کیلئے جمع کیا گیا

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولائیت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ بل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ پانی جانا۔ خارش۔ وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام لوگ اس سے فائدہ اُٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ عہ روپیہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار +

درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے +

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ آہلووالیہ
مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے۔

۱- جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر صوبہ پنجاب و صوبہ سرحدی مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۱۰ء کو تحریر فرماتے ہیں آج اس شفاخانہ کو دیکھکر بہت خوش ہوا جو سردار میا سنگھ آہلووالیہ کی فیاضی سے قائم ہوا ہے یہ شفاخانہ اہل شہر کے لئے بہت فائدہ مند ثابت ہوا ہے اور باشندگان بٹالہ کو سردار صاحب کا مشکور و ممنون ہونا چاہیے +

۲- میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے اُن مریضوں پر جن کی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں۔ استعمال کرکے مفید پایا میری رائے میں خاصکر اُن مریضوں کے واسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے + راقم ڈاکٹر برج لعل گھوس رائے بہادر ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند +

۳- جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب! تسلیم میں نے آپ کے یہاں سے سفید سرمہ ممیرے کا منگوا کر استعمال کیا بعد درجہ کا فائدہ ہوا بلکہ صحت کلی حاصل ہوگئی آپ کا سرمایہ جملہ امراض چشم کو مفید ہے بصارت کو طاقت بخشتا ہے تیسرے دن فائدہ معلوم ہو جاتا ہے۔ واقعی یہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اسلئے میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ اس سے بڑھکر آنکھ کے لئے اور کوئی دوائی نہیں ہے + راقم۔ مہاراج کنور چھتر پال سنگھ صاحب بہادر ریاست مجھگواں اودھ +

۴- جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب آہلووالیہ سلامت براہ مہربانی ایک تولہ سفید سرمہ ممیرہ قسم اعلیٰ قیمتی تین روپیہ فی تولہ ذیل کے پتہ پر وی۔ پی۔ عنایت کیجیگا جناب سردار صاحب میں نے آپکے سرمہ کو تین برس سے اپنی آنکھوں پر استعمال کرکے آزمایا نہایت مفید پایا میں نے سب انگریزی دوا استعمال کیں مگر جو فائدہ آپکے سرمہ سے ہوا کسی سے نہیں ہوا آنکھ کی ہر بیماری کیلئے مفید ہے میں آپکا نہایت شکرگذار ہوں۔ راقم پادری۔ جی۔ ایچ اسمارٹ پریچر ایم۔ ای مشن انچارج ضلع رائے بریلی ۲۰ مئی ۱۹۱۰ء

پادری ای۔ ایم۔ ویری۔ صاحب ڈی۔ ڈی۔ اڈیٹر و منیجر نور افشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام دائی براڈر چھپا اور شایع ہوا